

۴۸

ماهنامه تجلی دیوبند



مؤلف: غلام عثمانی وزیر افضل عثمانی (مؤلفین دیوبند)

DURR-E-NAJAF

درجہ ۲



دعائے کا
مضبوط غول
اوپر مضمون کا

- اندھے پر کے ہوا آنکھوں کی تمام بیماریوں کا تیر بہدف علاج
- دھند، موتیا، جالار، توڑا، پڑیاں اور سرخی وغیرہ کے لئے پینٹام شفا۔
- بارہ سال سے بے شمار آنکھوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔

- درست نگاہ والے بھی اسے استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہ آخری عمر تک نگاہ کو قائم رکھتا ہے۔
- ہدایات ساتھ بھیجی جاتی ہیں۔ عمدہ پکائیٹ مضبوط اور تازہ
- نوٹ:- غناس جیسی کیسیائی سلانی ۲ میں طلب کیجئے۔

چند تعریفی خطوط اعلیٰ ملاحظہ فرمائیے

شیخ الحدیث و مقرر الامام حسین احمد صاحب مدنی
صَلَّوْهُمُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ
ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ کا سرمہ اس وجہ مفید ہے کہ اس کی توصیف میں آپ جو بھی ہیں میری طرف سے شکریا میں اس کی تصدیق کروں گا۔
مولانا شبیر احمد صاحب مٹانی دہ تحریذ فرماتے ہیں میں نے سرمہ نجف استعمال کیا اور دوسرے افراد کو استعمال کروایا قبل اسکے بہت سے شریکوں نے استعمال کئے سب سے اچھا اور بہتر اسے پایا۔ مجھے امید ہے کہ آپ بھی اسکو استعمال کیے گا وہ میرے بیان کی تصدیق صرف زبان سے نہیں بلکہ آنکھوں سے کرے گا۔
مولانا ابی محمد طیب صاحب اعظم دیوبند فرماتے ہیں میں نے سرمہ استعمال کیا۔ آنکھوں کو توجہ دلا جائے میں مفید پایا امید ہے کہ اہل بصیرت اس صحت افزا سرمہ کا استعمال کر کے اسی نتیجہ پر پہنچیں جس پر میرے گھر کے

میں پہنچا ہوں۔
ڈاکٹر ظفر یار خاں صاحب سی آئی این ایم آئی
زمزم ٹولٹری سیرجین لکھنؤ
سرمہ نجف آنکھوں کی بیماریوں کیلئے بہت فائدہ مند ہے میں نے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی میں ترقی ہوتی ہے۔
علیم کنہیا لال صاحب دہلی بہار پور
سرمہ نجف اکثر مریضوں کو دیا گیا اور اس کے استعمال سے ان کو فائدہ پہنچا سرمہ نجف آنکھوں کے امراض کے واسطے نہایت مفید ہے۔ میں چٹاک سے ملاش کے کاموں کے اسکے استعمال سے فائدہ اٹھائیں۔
ڈاکٹر انعام الحق صاحب ایل ایم ایف پورہ
ایف۔ آر۔ سی۔ بی۔ ایس۔ ایس۔ ماہرہ
میں نے سرمہ نجف کو اپنے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا آنکھوں کے امراض میں مفید پایا میں ہمیشہ مریضوں کو

یہ راستہ دیکھا اس سرمہ کو استعمال کریں۔
ساجو جلال اسمران صاحبین اعظم دارا اور میر کریم
میں نے سرمہ نجف کا استعمال کیا نہایت مفید پایا۔
غائبہ اور مولوی عظیم محمد علی خاں صاحب
عرف کو میں نے نہیں اٹھائیں
سرمہ نجف بہت عمدہ سرمہ ہے جس سے بہت سے مریضوں کو دیا۔ جنہوں نے استعمال کیا اور بے حد تعریف کی۔
ایک تو۔ بائی رہ ہے۔ ۶ ماہ سے میں نے اپنے ایک ساتھی شیشیاں رنگا سے بڑھ کر لاش کا ایک یاد دہشی پر ایک ہی بھول حاصل ہو گا۔ یعنی جو سرمہ کی بہت کے علاوہ ہے۔
انکے علاوہ بھی اور بہت سے خطوط اور دیگر

ہندوستان کا پتہ:- دارالفیض رحمانی دیوبند۔ ضلع سہارن پور۔ یو پی
پاکستان کا پتہ:- شیخ سلیم اللہ کھانا بی بی ہرہ غلام آباد لکھی۔
بالتاقی عطاری اس پتہ پر مفت میں نسخوں کو ایک دو ڈاک کے رسبہ
نفاذ کریں۔ ہندوستان۔ دارالمدد دہلی۔
کشمیر مست پور۔ راجہ

شماره ۱۱
سالانہ قیمت پانچ روپے۔ فی پرچہ ۸
غیر مالک سے سالانہ چندہ ۲۰ شلنگ
شکل پوسٹل آرڈر
(جنوری ۱۹۵۷ء)

جلد کے
ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع
ہوتا ہے

دیکھو / بند

تجلی

۱	ہفت روزہ سخن	۴	عامر عثمانی
۲	تجلی کی ڈاک	۶	حافظ وحام پوری
۳	انمول ہیرے	۱۴	عامر عثمانی
۴	نالہ نیم شبی	۱۸	محمد امین العیسیٰ علی
۵	مسجد سے سینے تک	۱۹	بولانا شیخ احمد
۶	فلطیان اور ان کی اصلاح و تصحیح	۲۴	شمس نوید
۷	شہ یک حیات کے نام	۲۵	رشید کوثر ناردقی
۸	نفساں	۲۶	عامر عثمانی
۹	کھڑے کھوٹے	۲۹	سیکیم عظیم زبیری
۱۰	ہول دلی	۵۷	

اشد ضروری

اگر اس دائرے میں سرخ نشان ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس پرچہ پر آپ کی خریداری ختم ہے۔
یا تو منی آرڈر سے سالانہ قیمت چھپیں یا دی پی کی اجازت دیں یا اگر آئندہ خریداری
جاری نہ رکھنی ہو تب بھی اطلاع دیں۔ خاموشی کی صورت میں اگلا پرچہ دی پی سے بھیجا جائے گا جسے وصول کرنا آپ کا
اجتماعی فرض ہوگا۔

واضح رہے کہ اپریل ۱۹۵۷ء سے وی پی فیس دو آسنے بڑھ گئی ہے۔ لہذا وی پی یا پھر روپے دس آسنے کا ہوگا۔
پاکستانی حضرات یہ سہائے پاکستانی تہ پرچہ بھیج کر سیدنی آرڈر بھیج دیں۔

ترتیب دینے والے	پاکستان کا تہہ جناب شیخ سلیم اللہ صاحب
ترتیب دینے والے	عربی ۵۲۵ قلم آباد کراچی (پاکستان)
ترتیب دینے والے	عامر عثمانی وزیر فضل عثمانی
ترتیب دینے والے	دقتر تجلی دیوبند ضلع سہان پور (پاکستان)

عام عثمانی پرنٹریلش نے "کوہ نور" پریس دہلی سے چھپوا کر اپنے دفتر تجلی دیوبند سے شائع کیا۔

آغازِ سخن

وجہ تاخیر

خوب کہا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سلفہ: "خوفی جسدہم العزائم"۔ میں نے اپنے رب کو اپنے ارادوں کی شکست سے بچانا۔ ناظرین واقف ہیں کہ ہم نے علی کو شہادتِ وقت پر شائع کرنے کی ہمیشہ کوشش کی ہے اور شکر ہے کہ ایک دو بار آفرین کی تائید جاری ہو چھوڑ کر سرحدِ وقت پر ہی شائع ہوا رہا ہے۔ لیکن اس مرتبہ وجہ تاخیر نہ ہماری بیماری ہے نہ کوئی آسانی حادثہ بلکہ خداوندِ عزوجل نے ڈاک کی مشین ناگوار سے تقدیر اتنی کی شکل اختیار کی ہے۔ چنانچہ کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی حسبِ ضابطہ نومبر ۱۳۵۷ء میں ہجرتِ ہمسری کی تجدید کی درخواست جنرل پوسٹ اسٹیشن کوئی خدمت میں بھیجی گئی جس کا جواب خلاف توقع یہ ملا کہ آخری تین مہینوں کے لیے بچے بھیج دینا بہت پر غور کیا جائے گا۔ ۳۰ نومبر تک نہیں بھیجے تو جرمانہ ہوگا۔ یہ آرڈر ہمارے لئے نیا تھا، کیونکہ اس سے پہلے کسی سال ایسا مطالبہ نہیں کیا گیا تھا۔ اور قانون کے مطابق ہر مجیدہ کا پرچہ جنرل پوسٹ آفس جا رہا تھا۔ خبرِ نو مہری میں جسٹری سے تینوں مظلوم بچے بھیج دیے گئے اور امید لگی رہی کہ ہر سال کی طرح اب کی بھی دسمبر کے پہلے عشرے میں مجیدہ کی تجدید ہو جائے گی۔ لیکن دن گزشتے گئے اور تجدید نہیں ہوئی۔ کئی خط لکھے تا رہی دیا پوسٹ اسٹیشن بندے نے سرکاری طور پر بھی تفصیلی رجسٹری جنرل پوسٹ آفس بھیجی، لیکن جیسے بے خودت۔ تجلی چو نکہ دہلی چھپتا ہے اس لئے تاہیچ اشاعت سے تقریباً دس بارہ دن قبل تیار کر کے بھیجا جاتا ہے۔ یہاں ۲۳ دسمبر ہو گئی اور نمبرِ نو اور نمبر کے بغیر چھپ گئے، لگا کر پوسٹنگ کرنے کی ہمت ادارے میں ہے نہیں۔ ڈاک خانہ نے بھی یہی نہیں مانا کہ ہم رسالہ نمبر نمبر کے چھپا کر منگائیں اور نمبر کے آگے ہی ہمارے ذریعہ نمبر اس پر ڈالوا دیا جائے۔ بتایا گیا کہ قانوناً یہ درست نہیں ہے۔ نمبر چھپا ہوا ہی ہونا چاہیے۔ اب گویا ساری راہیں بند۔ آخر کار دیوبند پوسٹ آفس کے عہدے کے شروع سے ایک

مقتضیٰ ایس ایس ڈی پھر لکھنؤ روانہ ہو گئی اور ۲۴ دسمبر کو ٹیلیفون کال بھی کرنی چاہی، مگر غالباً وہی سے بتایا گیا کہ آج دوسری وقت آگ۔ تو آخر حساسی نہیں ہوئے۔ پہلے چھٹی ہوئی۔ جنرل پوسٹ آفس کے خداوندانِ خدمت کے حق میں دھتے خیر کرتے ہوتے غلام نے صبرِ جمیل اختیار کیا اور آخر کار ۲۶ دسمبر کو یہ اوجھل خوب نصیب ہو چکی گیا۔ لیکن اس شان سے کہ وہی سابقہ نمبر جاری رہا۔ اور اس کا کوئی ذکر نہیں کہ کس تصویر کی سزا میں یہ متغافل و مشکوک برتا گیا۔ خیر۔ اللہ جو کرے بہتر کرے۔ اب ان اطوار کے لکھتے وقت خیال ہے کہ یہ پرچہ غریب ارادوں کو غالباً دس جنوری ۱۳۵۸ء تک ملے گا۔ اس تاخیر کے نتیجے میں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ۔

فروری ۱۳۵۸ء کا تجلی شائع نہ ہو بلکہ فروری اور مارچ کی اشاعتوں کو یکجا کر کے خاص نمبر کی صورت میں ہم یکم مارچ ۱۳۵۸ء کو شائع کریں۔ یہ نمبر اس لئے بھی ضروری ہے کہ بعض خاص مضامین عدم گنجائش کے باعث عام اشاعت میں نہیں آسکے ہیں جو خاص نمبر میں آسکیں گے۔

جناب مولانا حسین احمد خان ظفر کی کتاب "ایمان و عمل" پر محققانہ تنقید مولانا ابو محمد امام الدین کے قلم سے اور اسی کتاب کے رقم الحروف کی معروضاتہ انشاء اللہ آپ اس نمبر میں ملاحظہ فرما سکیں گے۔ واللہ العلیق۔ اس کے علاوہ "ترتیبِ دعوت" پر بھی بعض مفید باتیں پائیں گے۔

نوٹ کر لیجئے کہ فروری کا شمارہ شائع نہیں ہوگا اور اس کی کسر مارچ میں نکال دی جائے گی۔
عاصم عثمانی

مشہور و معروف مسیحی

درجہ

ایک تولہ کی شیشی
پانچ روپے

چھ ماشہ کی شیشی
تین روپے

ڈاک خراج
بذمہ خریدار

تین شیشیوں کی کسی صفی پر لاٹھیا

تین شیشی کی خریدنے والی کو ڈاک خرچ معاف

براہ راست منگائے کا پتہ - دار الفیض حمانی دیوبند دیوبند

بعض شہروں میں "درجہ" مندرجہ ذیل تاجروں سے مل سکتا ہے
ان سے خریدنے میں آپ کو ڈاک خرچ کی کفایت ہوگی

- (۱) محمد علی لکھنوی تاجر عطر - متصل پھلی کمان جوہلی - حیدر آباد دکن -
- (۲) علیم مولوی بشیر الدین - دواخانہ یونانی کوپانچ - اعظم گڑھ -
- (۳) افضل اسٹور کتاب گھر - محلہ مہموم علی - درنگل دکن - کلکتہ ۹ -
- (۴) عبدالحمد صاحب عزیزی ۱۲۵ ایشیہ چندر سین اسٹریٹ - کلکتہ ۹ -
- (۵) عثمانیہ بکڈلو ۱۰۴ لودر چیت پور روڈ - کلکتہ ۷ -
- (۶) ابوالحسن مولوی بشیر احمد صاحب انجمنی ہدم دواخانہ متواترہ بھجن اعظم گڑھ -
- (۷) محمد عمر صاحب دواخانہ عزیزیہ نیا کنواں بیکانیر - راجستھان -
- (۸) محمد امیر الدین صاحب بریا تو - لہ انجی بہار -
- (۹) جناب رئیس دولہاں صاحب - محلہ گڑھ - لہ امپور ایشیہ -
- (۱۰) محمد شمیم الاسلام - محلہ شتی دینیات - مسلم یونیورسٹی - علی گڑھ -
- (۱۱) محمد شفیع الزماں صاحب معرفت اسپیکنگ مولوی ساوڑہ مونگیر توپ خانہ بازار - مونگیر -

تجلی کی طاقت

سوالات کی کثرت رفت رفت اب اس منزل میں پہنچ گئی ہے کہ ہر ہفتہ آنے والے وقت چوتھائی سوالات کے جوابات شائع کرنے بھی ممکن نہیں رہتے۔ اسے چھوڑتے کہ ایک لمحہ جیسے شخص کے لئے جسے کوئی طرح کے علمی کام کا انجام دینے پڑے ہوں مختلف اشیاء کی سوالات کے مشورہ جوابات دینے کی قدر وقت طلب ہے۔ غرض کہ جوابات میں اذیتناک تقسیم احاد استدلال و استشہاد کو ملحوظ رکھنا بھی میں نے اپنے اپنے اور ملازم کر رکھا ہے۔ آپ دیکھئے کہ تجلی کے معجزات ہر لمحہ آخر تکے سوال و جواب کے عمل پر ملتے ہیں۔ میں ہر راہ پر اراد فتر لکھ بھی دیا کروں تو یہ جیسے ٹالکھیں؟

بہت سوچنے کے بعد اب میں یہ طریقہ اختیار کر رہا ہوں کہ پورا سوال انضام کے لئے مختص جواب دینے کے اختیار کردہ طریقہ کے ساتھ ساتھ ایک حصہ ایسا بھی رکھوں جس میں سوال انضام نہ ہو۔ بلکہ صرف مختصر جواب درج ہو۔ اس حصہ میں میں ایسے سوالات رکھوں گا جن کے جواب میں تفصیلی بحث کی ضرورت نہ ہو اور جن کا جواب پڑھ کر خود ہی معلوم ہو جائے کہ سوال کیا تھا۔ اس ترکیب سے ہر راہ گزیر زیادہ جوابات دینے جا سکیں گے۔ واللہ العزیز و هو العلیٰ تعالیٰ۔

کے دور کے فتویٰ اور ان کے ملک حضورؐ کی بابت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شیعین کو نیاں خدائی تھیں۔

وہ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر اصلاحی صاحب نے کن نبیادوں پر فیصلہ کیا دے دیا ہے۔ اس کا اس کے پاس کیا جواب ہے۔ آخر یہ کوئی ایسی حدیث بھی ہے جس سے اس کی تشریح ہو سکتی ہے؟

جو ممکن ہے کہ اس سے مراد وہ علم باطن ہو جو سینہ بنیہ چلا آ رہا ہے۔ اور جسے حرف عام میں تعویف کہتے ہیں۔ (دیکھیں تعویف کے مسائل سے تحقیق نہیں) جب میں نے ایک صوفی صاحب سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ وہ علم صرف علم تعویف ہے جسے رسول اللہؐ نے ابوہریرہؓ کو سکھایا۔

براہ کرم اصلاحی صاحب کی تشریح کی تشریح فرمائیے کہ آخر انھوں نے کس طرح یہ سمجھا کہ اس حدیث سے مراد جو نبیادیمہ کے دور کے فتویٰ اور احراء و حکام کی ذمہ داریاں بیان کی گئی ہیں۔

براہ کرم جلد اول جلد دوم و جلد سوم کے مسائل کا تفصیلی جواب لکھ کر معلن فرمائیے۔ بہت شکور ہوں گا۔

سوال ۱۷۔ از میر احمد علی ظفر۔ ضلع کریم نگر (جید آباد کن)

مولانا امین احسن اصلاحی برائے حق ان دنوں میر۔ زیر مطالعہ کتاب "تقیقات" ہے جسے مولانا امین احسن اصلاحی نے لکھا ہے۔ جو کراچی مکتبہ جماعت اسلامی پاکستان اچھرہ۔ لاہور نے چھاپی ہے۔ مولانا امین احسن صاحب نے اپنی کتاب کے ۱۹۷۱ء میں اگراف کے بعد کے سترے پیراگراف میں حضرت ابوہریرہؓ کی بیان کردہ ایک حدیث تحریر فرمائی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو طرف محفوظ کئے تھے ایک میں نے لوگوں کے درمیان پھیلا دیا اور دوسرا اگر پھیلاؤں تو میری گردن ٹاڑھی جاتے گی۔"

اس حدیث کی تشریح فرمائیے کہ مولانا اصلاحی صاحب نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے مراد ہرگز ہرگز ارادہ تعویف کا علم باطن نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مراد وہ احادیث ہیں جن میں اسلامی احراء و حکام کی ذمہ داریاں بیان کی گئی ہیں یا جن میں جو امیر کے

ہیں کہتا ہوں کہ اگر متصوفین میں کسی خیرے اور ذلیل کے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ابوہریرہ کی مراد علم باطن اور تصوف تھی تو ایک شعر بلا تکلف دعویٰ کر سکتے ہیں کہ اہل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ کو آگ لڑنے لڑنے کے علم سنا تھا اور ایجادات وغیرہ کی تفصیلی خبریں دی ہوں گی انکو اگر وہ ظاہر کرتے تو جان کا خطرہ تھا۔ یہ بات باطنیہ کے دعوے سے زیادہ جان دار ہے۔ کیونکہ اگر تصوف ہی کا قصہ ہوتا تو ابوہریرہ کو کچھ ایسا بتا دیتے جس سے جان کا خوف کہنے کی کیا ضرورت تھی جب کہ یہ ایمان والہ کامعنا تھا۔ اس کے برخلاف سائنسی شہین گوئیوں کے انہاد میں واقعی جان کا خطرہ تھا۔ مثلاً وہ کہتے کہ لوگ لوہے کے حلوں میں بیٹھ کر زمین کی منڈ کی رفتار سے اڑیں گے اور آدمی کی معمولی آواز دوسرے جہاز میں پہنچے گی۔ ہاتھ ہاتھ تکلف بغیر کسی تائید کے کہتی جاتے ہیں کہ ایک چھبھار اگر تین لاکھ آدمیوں کو مار ڈالے گا وغیرہ وغیرہ تو واقعی اس کا امکان تھا۔ صعباً یہاں بالین ان خبروں کو سن گھڑت یا اب بالذات یہی ہے۔ الی تصوف کے ابوہریرہ کو نقل کر دیتے۔ کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے علم خواہش غلامانہ اور بیوقوفانہ نسبت برداشت نہ کر سکتے تھے۔

آپ کا جواب چوتھا۔ مجھ عاجز نے مولا قاسم احسن صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریروں کا مطالعہ کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولا ناموصوف حدیث پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں اور ان کی بعض تحریروں کے کتب ایچ سے فاروقی نسبت مستخرج ہوتی ہے۔ شاید اسی لئے حدیث عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سیرت مزاج افتاء طبع اور اسوۂ مبارکہ سے ناواقف لوگوں کو ان سے کچھ شکایتیں اور ہنگامیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ یہ ہے کہ جس طرح ابو بکر کا علم و رزق اور عثمان ابن عفان کی نرس و حیا اور علی ابن ابی طالب کا عجز و فقر و اسین ایمان و اسلام کے حسین و مقدس گل بوستان میں اسی طرح عمر ابن الخطاب کی صلابت و قطعیت و حکم و عزمیت اور فاروقیت بھی ایمان و اسلام کے لئے جاودانی افتخار و عزت کا قلعہ ہیں۔ و سر غفرلہ و اللہم علیہما رحمۃ اللہ علیہما و الصلوٰۃ والسلام علیہما و علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علیٰ اہل بیتہ و علیٰ سائرہ و علیٰ من اتبع الهدی۔

سوال ۱۰۔ از خریدار علیہ السلام۔ جانہ۔ اسجاد و بدعت گلزار مسجد جانہ میں قاضی صاحب نے عاشورہ کے دن اٹھارہ رکعت نماز باجماعت پڑھائیں۔ اور خود ہم یہ وجہ بھی بیان کی کہ اس میں

تعیین اسامی امراء الجحش و احوالہم و ذمہم و قد کان ابوہریرہ یکتفی عن بعضہم لہ بصیرتہ و خوف۔

+++

خود ابوہریرہ کے اقوال بتاتے ہیں کہ اس علم مکفونہ جسکے ظاہر کرنے پر انھوں نے گردن اڑا دیتے جانے کا خوف ظاہر کیا ہے اس کی مراد وہ خبریں ہیں جو امراء و حکام کی ذمہ داریوں اور ظالم حکمرانوں کی باطنی اور فتنوں سے متعلق ہیں۔ چنانچہ کتابوں میں ان کا یہ قول ملتا ہے۔

أخوذ بالله من سراسر المستعین میں اللہ کی پناہ اگت ہوں ملازم کے و اصادۃ العیبیان۔ اور ان سے اور لوگوں کی حکومت ہے۔

اس میں بڑے ہی معاویہ کی امارت کی طرف اشارہ ہے۔ کیا ہی میں ہے۔

وکان ابوہریرہ یقول یوشفت ان استہیم باسعاد فخلو عطفہم

اب بتائیے۔ کیا مولا نامین احسن نے وہی توضیح نہیں کی جو دیگر علماء نے کی ہے اور خود ابوہریرہ کے اقوال سے ظاہر ہوتی ہے۔

عقل بھی متصوفین اور باطنیہ کی راسخ و سخت قابل اعتراض ہے تصوف کے اسرار و حقائق اگر واقعی علم کے یہیہ النظر اور توفیق ہیں کہ صحابہ کرام اور تابعین عظام ابوہریرہ کی زبان سے انھیں نہ ابوہریرہ کو قابل گردن زدنی اور حلال الذم خیریت تو ایسے تصوف سے اللہ کی پناہ۔ جو تصوف زدہ لوگ ابوہریرہ کے علم مکفونہ کو تصوف قرار دے کر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ تصوف کی خدمت کر رہے ہیں وہ اصل میں خود اپنے ہاتھوں تصوف کی جڑیں کاٹتے ہیں۔ کیونکہ اصل کا مطلب اس کے سوا کچھ نہ ہوگا کہ تصوف اتنی بڑی چیز ہے کہ شریعت حقہ کے سب سے بڑے عامل اور عالم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس کی مزا میں گردن اڑا سکتے تھے۔ یا پھر وہ یوں کہیں کہ تصوف کے اسرار کو صحابی بھی نہیں سمجھتے تھے اس لئے وہ ابوہریرہ کی گردن اڑا دیتے تو صحابہ کے متعلق یہ سویرن انھیں مبارک۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ صحابہ سے بڑھ کر صوفی اور مومن و مسلم کوئی نہیں۔ تصوف اور ایمان و اسلام ان پر ختم ہے۔

زید سے بکر کو ازراہ ہمدردی چنانچہ سائیکلیں خرید کر اس کو
پیر میں کہ ایک دو سال میں پوری رقم قسطوں پر ادا کر دی جائے۔ پل
رقم کے علاوہ ہر ماہ ستر روپے ان سائیکلوں کا کرایہ بھی دیا جائے۔
جب تک پوری رقم ادا نہ ہوگی کرایہ جاری رہے گا۔ ٹوٹ پھوٹ
اور چوری کی ساری ذمہ داری بکر پر ہے۔ میرا کہنا کہ یہ جو سولہ روپے
کراس کے نام پر ملے جاتے ہیں سو ہے۔ زید کہتا ہے کہ سو نہیں ہے
آپ سے پوچھنا ہے کہ میرا کہنا ٹھیک ہے یا زید کا ؟

جواب :-

ہمارے خیال میں یہ معاملہ صفتہ فی صفتہ یعنی ایک معاملہ میں
دوسرا معاملہ داخل کرنے کی ناجائز قسموں میں آتا ہے۔ جب بیچ چوکی
تو اب بیچنے والا ہوا کہ کرایہ کس چیز کا ہے۔ فرض خریداری میں
بالا اتفاق بیع کامل ہو جاتی ہے اور بیچنے والے کو اس سے زیادہ کوئی اختیار
باقی نہیں رہتا کہ قیمت کی ادائیگی جس طرح اور جس وقت ملے ہوئی ہو اسی
طرح اور اسی وقت وصول کرے۔ خریدار کو کوئی پوتلہ کہ جتنی مدت بعد
اس نے قیمت کی ادائیگی کا معاملہ کیا ہے اس سے پہلے ہی اس چیز کو
اپنے تصرف میں لے لے یا خرچ کرے۔ بس ملے شہ وقت پر قیمت
ادا کر دینا اس کے ذمہ رہتا ہے۔

ہمارے قیاس میں اس معاملہ کو شہرعی حدود میں لائیں ایک
ہی شکل ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ سائیکلوں کا مالک یہ ملے کہ شہر میں
سائیکلیں ہیں ان میں سے میں دے سکتا ہوں جب بھی رقم ادا کر دو۔
قبل ادائیگی تم انہیں کرایہ پر رکھ سکتے ہو۔ اب شخص ثانی اس رقم کو جو
وہ قسط ادا دیتا ہے وہی پاس جمع کرنا ہے اور جب یہ رقم پوری ہو جائے
تو سائیکلیں خرید لے۔ خریداری سے قبل جو نہ سائیکلیں مالک ہی کی
ملکیت میں اس لئے ان کا کرایہ ادا کر دے رہنا درست ہوا۔

مناسب ہو گا کہ اس مسئلہ کو کسی اور عالم سے بھی پوچھ لیا جائے۔

سوال :- از عبد القادر بھلا باٹری شرک

آیت اَعْلَمُوا أَنَّ دَرَسْتُ لَكُمْ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ کے حوالے سے
ایک صاحب فرماتے ہیں کہ دیکھو قرآن میں صاف کہا گیا ہے کہ لوگوں
کو غنی کیا اللہ اور اس کے رسول نے۔ لہذا ہم کیوں نہ رسول سے مانگیں
ان سے مانگنے پر اللہ خوش ہو سکے ویدے گا۔

جواب :-

ایسی سوئیں ہیں جو کہ بہت سے لوگوں کو یاد نہیں ہیں جس کی وجہ سے یہ
دینک زبیر باجماعت پڑھا رہا ہوں اور بہت سی۔ عائن بھی ایسی ہیں
جو کہ لوگوں کو یاد نہیں ہیں اس وجہ سے اس طرح اجتماعی حیثیت میں سب
کو ثابت ملے۔ گو کہ میں جانتا ہوں کہ فتاویٰ عالمگیری میں نفل نماز
باجماعت پڑھانا مکروہ تہریر ہے۔ اس کے بعد صاحب موصوف نے
ایک خط لکھا اور آفتاب پر بھی لکھا کہ جو کہ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی دعاء پر
اجتماع برخواست ہو اور لوگ خوب روتے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ
دعا میں کی جماعت ایسے طریقوں کو مناسب نہیں سمجھتی ہے لیکن میں کہتا
ہوں کہ اس میں حرج کیا ہے کئی لوگوں کو ثواب مل جائے۔ علماء و دین
اس میں کیا فرماتے ہیں ؟

جواب :-

اگر یہ اتفاق ہو کہ نوافل باجماعت کے لئے جمع ہو جائیں تو ہمیں
اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ یہ رسول اللہ سے منقول ہے۔ البتہ اعتدال پر
ہے کہ اس کے لئے اوقات متعین کیے نہ وقت و عادت بتایا جائے یا کھانا
کیا جائے۔ یہ شکل اللہ اس اور غلط طاقا کا باعث ہوگی کیونکہ جماعت میں
فرضوں ہی کی شان ہے۔ نیز ہمیں یوم عاشورا یا جمعہ یا اور کسی خصوصیت
نکھنے غلط روز اس جماعت پر اعتراض ہے اس لئے کہ رسول اللہ نے
جمعہ کو خاص کیے روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی۔ جو اس لحاظ سے خاص
دن ہے کہ اس میں ایک غیر معمولی نماز ہوتی ہے خطبہ ہوتا ہے اور غزل وغیرہ
اس دن سنون ہے۔ رسول اللہ نہیں چاہتے کہ روزہ رکھ کر اس دن
کی مزید اہمیت بڑھائی جائے۔ لہذا روزہ کو منع کیا۔ اسی طرح یوم عاشورا
ایک خاص دن ہے جس میں سنت موسوی کا لحاظ کر کے حضور نے روزہ رکھا
اور رکھوایا اس دن کوئی اور خاص اور نماز عبادت کر نہیں ٹھیک وہی
ذہانت ہے جو جمعہ کو روزہ رکھنے میں۔ یاد رکھئے چرکائی ہوئی چیز موقی ادا
پر تشبیہ عبادت عبادت نہیں ہوتی۔ غیر سنت رسول اور سنت خلفائے
راشدین کی پیروی میں، ایجاد و بدعت اور عقلی نکتہ آفرینیوں میں نہیں
کہیں نہیں ملتا کہ خلفائے راشدین نے نوافل باجماعت کیلئے اجتماع
کئے ہوں۔ حالانکہ ان میں بھی بہت سے غیر عادات تھے اور وہ ضرور موجود تھے
جس ضرورت کیلئے آپ کے پیار اٹھارہ انگلیں پڑھی گئی ہیں۔ (دیکھئے سبق)
وَمَا تَخْلُقُ إِلَّا الْوَاسِعِينَ الْمُهْدِينَ دَارَ الْبَرِّ وَالْإِيمَانِ وَالْعَمَلِ

سوال :- (ایضاً) غلط معاملہ

نے آنکھوں کو غروات میں فتوحات دیں اور آپ کے اصحاب کو کافی اموال عنایت کیے۔ یہ سب اللہ کے رسول ہی کی وجہ سے تو تھا۔ آیت میں مِنْ فَضْلِهِ کہہ کر خود اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمادیا ہے کہ رسول کی واسطے سے غنی بننا بھی اللہ ہی کے فضل سے ہے۔ ورنہ تعوذ باللہ اگر رسول کی حیثیت ظاہری وسیلہ کی بجائے کسی بھی درجہ میں فاعلِ حقیقی کی ہوتی تو اللہ تعالیٰ مِنْ فَضْلِهِ صاف فرماتے۔ یعنی اللہ اور رسول کے فضل سے ! غور کی جائے کہ اللہ تعالیٰ تو منافقین کا ذکر فرما کر ان کی بدترین پوزیشن کو واضح کر رہے ہیں کہ کچھ جوان لوگوں نے اللہ کے فضل اور رسول کو احسان کا کتنا بیجا بدلہ دیا۔ جس ہانڈی میں کھایا اسی میں چھینک کیا۔ اور تاکہ شرک پسند حضرات ہیں کہ اس آیت کو رسول اللہ سے طلب کیے کی ذیل میں لائے ہیں ! - دبا للہ عجیب ۔

جن لوگوں کے دلوں میں توحید نے گھر نہیں کیا وہ نبی سے ایسے
 ہر دلی و مرشد تک میں اُلوی صفات ملنے اور منوانے کے شائق
 ہوتے ہیں اور قرآن و حدیث میں جہاں کہیں انھیں کوئی شوہر اپنے
 مطلب کا مل جاتا ہے پہنچ جانے کے اسے اپنے باطل عقائد کی تائید
 میں پیش کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ دراصل قرآن و حدیث کو اس لئے نہیں
 دیکھتے کہ ان کے بیان کردہ احکام کا علم حاصل کریں۔ بلکہ اس انجو دیکھتے
 ہیں کہ جو عقائد ہمارے نفسِ زہدہ قلب کو مرغوب ہیں ان کی تائید
 کے لئے عبارتیں ڈھونڈیں۔ اب اسی آیت کو دیکھتے :-

يَخْلَعُونَ بِأَنفُسِهِمْ مَا ذُكِّرُوا
وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ
وَالْكُفْرُ أَهْوَىٰ إِلَيْنَا وَمَعَهُ
رُوحُنَا إِنَّمَا الْإِنسَانُ لُغَاةٌ
وَمَا أَنتُم بِأَعْيُنِنَا فَمَنْ
لِللَّهِ دَرَجَاتٌ عِندَ فَضْلِهِ
فَإِنْ يَسْأَلُوا بِأَيِّ ذَنْبٍ
كُنْتُمْ تُكْفَرُونَ لَقَدْ بَعَثْنَا
مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا فِي الْأَوَّلِينَ
وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَتَيْنِ مِمَّا
ذُكِّرُوا وَلَاقُوا بِهِ جُنُودَ
الْمَلَأِئِكَةِ فَانظُرُوا إِلَيْهِ
فِي الْآخِرَةِ إِنَّهُمْ فِيهَا مُنْقَرِعُونَ
وَلَقَدْ نَادَيْنَا الْأَنْبِيَاءَ
بِهَؤُلَاءِ آيَاتِنَا وَلَٰكِن كَذَّبُوا
بِهَا وَلَٰكِن يَرْجِعُونَ

خیال فرماتے۔ آیت ان لوگوں کے بارے میں ہے جو اسلام لاسنے کے بعد کفر کی طرف لوٹ گئے تھے اور یہی وجہ تھی کہ: "ابلاغ" مسلمان نہ تھے ہوتے مسلمانوں کے ساتھ ملے جملے ہوتے۔ آں حضور انہیں دیگر مسلمانوں کی طرح مال غنیمت میں سے حصے دیتے اور اس طرح ان کی مالی حالت بہتر ہو جاتی۔ اس میں اللہ کے فضل کی کارکردگی تو حقیقتاً نفس الامری کے اعتبار سے ہے کہ جس طرح دنیا کے بڑا کام اسی کا دست قدرت کام کہہ رہا ہے: اسی طرح یہاں بھی اسی کی کام دینیاتی تھی اور رسول اللہ کی طرف غنی بنانے کی نسبت اس اصطلاح معنی میں ہے جس کا اعتبار دنیا میں ہر قدم پر کیا جاتا ہے۔ مثلاً کہ ہیں کہ فلاں کی داد و دہشیں نے زید کو امیر بنا دیا۔ فلاں کی عنایا نے بکر کو خوش حال کر دیا۔ ظاہر ہے کہ یہاں یہ مراد نہیں ہوتی کہ "فلاں" اللہ جل شانہ کی طرح غنی بنانے اور مفلس کرنے کی حق قدرت رکھتا ہے۔ اسی طرح آیت کی مراد صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

سوال :- اذ غلغلی الدین۔ ضلع راجپور۔ لی اور بی
 برہو کرم پارہ سیکولر سوسائٹی نے اذ غلغلی الدین
 عربی زبان میں ایک عجیب و غریب کتاب اذ غلغلی الدین
 زبانی منواری نے لکھی ہے۔ اس کتاب میں قرآن کے
 معنی کہا ہیں اور قرآن کے معنی کیا ہیں۔ اذ غلغلی الدین میں
 قرآن کا معنی نہیں پایا کہ قرآن شریف میں دیکھا گیا اسی طرح
 لکھا ہوا ہے کہ قرآن کا معنی قرآن شریف ہے۔

جواب :-
حیرت ہے، آپ شہر میں کوئی ایسا عالم موجود نہیں ہے، ذیہ معمری
میں بات آپ لوگوں کو سمجھا دیتا۔ خیر۔۔ لغات میں عموماً الفاظ ملتے
ہیں، عروف نہیں۔ اور فی اور بی حروف ہیں جن کا مفہوم خود کا بتدی
موجود ہوا ہے۔ ان دونوں میں اتنی ایک ہے اور فی اور بت اور اب، یہ اتنی
یلتی حکم لگاتی ہے، اور فی اور بت حروف ہیں جن کے معانی موقع محل
کے اعتبار سے مختلف آتے ہیں۔ یہاں ترجمہ یوں ہے کہ حکم نہیں میرا اور
ایمان لاتیں مجھ پر۔ کتابت کی غلطی ہوتی تو ایک نسخہ میں ہوتی، جواب
کئی نسخوں میں آپ نے لی اور بی دیکھ لے تو یہ کیسے خیال کیا کہ کتابت کی
غلطی ہو سکتی ہے۔

سوال :- نام محمد زف -
ایک گاؤں میں دو مسجدیں ہیں مشرقی قعہ میں چھوٹی مسجد ہے۔
اور غربی قعہ میں بڑی مسجد ہے۔ ہمیں جمعہ کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ دونوں

محمد بن یحییٰ وقت نماز بھی داکا جاتی ہے۔ دوسری مسجد میں نماز
 کیے گئے ہیں۔ چھوٹی مسجد میں بھی نماز وقت نماز بھی جاتی ہے مگر
 پہلے۔ گاؤں کے لوگوں نے متفقہ رائے سے دونوں اماموں میں
 سے چھوٹی مسجد کے پرانے امام کو ترجیح کرنا مجھے پڑھا ہے کہ
 محب رلیا چند دنوں کے بعد ایک صاحب نے یہ جھگڑا کھڑا کر دیا
 مجمع مسجد میں جو امام جو وقت نماز پڑھتا ہے اسی کو جمعہ کی نماز پڑھانے کا
 حق حاصل ہے۔ فقہہ مختصر ہے کہ مقدمہ محکم پر گئے ہیں۔ حاکم پر گئے
 ایک نصف مزاج مسلمان تھے۔ بھوکے معنی شہر کو بن یا گئے تھے
 کچھ وقت معنی تہہ پہنے دونوں اماموں کو شہر کا سرسری فیصلہ صادر کیا۔
 حاکم وقت ایک تیسرے آدمی کو امام بنا کر بیٹھ گئے۔
 عدالتی سطح کرا دی مگر سوال یہ ہے کہ کیا یہ فیصلہ

دستی سلسلے کے جو مقامی مسجد میں امام ہیں وہ رہائے ہیں کہ حضور صلعم کو
 جسامی حقیقت میں وہاں لایا جاتا ہے۔ بلکہ جو حضرت آپ پروردگار
 میں تو بہ نظر عبادت اپنی قبر سے اس کی طرف دیکھتے ہیں وغیرہ
جواب :-

میں ہمیں جانتا کہ اس مسئلہ میں آپ دو آپ کے ادب و
 بے عیبی کو رہے۔ آخر وہ سادہ دینی و دنیاوی کام ہے جو اس مسئلہ کے
 قصہ کے بغیر ایک رہے۔ جن امور کو اللہ تعالیٰ نے محفل رکھنا پسند کیا
 اور اس کے رسول نے بھی تصریح مناسب نہیں بھی میں میں نہیں کرے
 اللہ کے نکلنے کی خود رسول اللہ نے صحت مروی ہے۔ حضرت
 عمر فاروق نے اس شخص کو کوروں کی سزا دی
 تھی جس نے آپ سے فتنہ بھارت
 عراق کی تفسیر پوچھی تھی۔ نماز
 فرمائیے تو قرآن کی آیت کا
 کا معاملہ سخت سر پر بھی عمر
 فاروق نے سنا ہے
 سزا دی کہ کامی باتوں کو
 چھوڑ کر غیر ضروری باتوں کو
 میں پڑھنے والوں کا حشر
 ملو یہ جو ہے کہ عملی کاموں
 سے دور درجائی مکتہ فریبوں
 سے قریب بلکہ تمیز و رہائش کے
 دور میں غرق ہو جائے ہیں تب مت حزن
 و رنج احزاب قبر کے بارے میں ہاں سے ہے نما ہی جانت
 اور ماننا کافی ہے جتنا اللہ و رسول نے واضح فرما دیا محفل کے دلوں کے
 لئے اسلام کے درجہ حکام و اصول بالکل کافی ہیں۔ قبریں آنحضرت کی
 تعمیر پیش کی جائے گی یا ختم ہو جائے گا اس باب میں فیما بین آدمی
 اور نکتہ آنحضرتی کرنے کو کم سے کم میں تو وقت کا منع کرنا اور دور کا
 تو میں پھنسا تصور کرنا ہیں۔ جو فادر حقیقتی صاحب محفل رہے جانے
 کے قتل میں خدا جانتے ہیں اس کا تہ دھی سے جمل ہے باقی عمر سید
 پر سنہ۔ قرآن و حدیث یا مکر و عمل کی طرف سے اس فیصلہ و
 اعتقاد کی صحت و واقعیت پر کوئی دیش مٹی نہیں۔ رو دیکھے دلوں کی

احسن الکلام

امام کے چھ سورۃ فاتحہ پڑھنے نہ پڑھنے کے مسئلہ پر اتنی جامع مدلل اور
 مفصل کتاب کہ آج تک اس موضوع پر کوئی ایسی کتاب نہیں لکھی گئی۔
 اس کو پڑھنے کے بعد کوئی مسلمان اس مسئلہ کے بارے میں تذبذب اور ہنگامی کا فکا
 نہیں رہ سکتا۔ غلط ذہن کے لوگ آج بھی کہتے ہیں اور استہانہ کے ذریعہ اس مسئلہ
 پر بحث و مناظرے کا فتنہ کھڑا کرتے کھڑے بھولے مسلمانوں کو غلط فہمیوں اور ہنگاموں
 میں مبتلا کرتے رہتے ہیں۔ یہ کتاب نشانہ اللہ کے لوگوں کا محل احسان بخش
 جب ثابت ہوگی یقینی اور دین کے پیش نظر ہی اسے پاکستان کو منگایا
 گیا ہے۔ دو حصوں میں مکمل قیمت پانچ روپے آٹھ آنے میں
 (مجلد چھ روپے آٹھ آنے)

جواب :-

پرانام بلاشبہ نماز جمعہ
 پڑھا سکتا ہے۔ یہی
 یہ بات کہ مفتی شہر دوزوں
 ناموں کو الگ کر دیا اور
 حاکم نے ایک تیسرا نام رکھ دیا
 تو اس بار میں مفتی قریب کیا
 کر سکتا ہے مفتی شہر کے فیصلہ کو
 حق یا ناحق ٹھہرانے کیلئے صرف آپ کا

بیان کافی نہیں ہے بلکہ پوری سبب مقدمہ دیکھنی

ہوگی۔ اس پر ضرور کہیں گے کہ پرانے امام کی امامت جمعہ پر جھگڑا
سوال :- از عذاب واجب و اجاب۔ راجبندری راجع اصل باطن
 براہ کرم مندرجہ ذیل مسئلہ میری رائے سے اجاب کی کشتی
 سکون فرمائیے۔

قبر میں شرف کے جس وقت منکر نکیر سے ساقیہ پیش آتا ہے اور وہ
 اس سے سوال کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ رسول اکرم صلعم سے تعلق
 جب سوال کرتے ہیں تو حدیث میں حدیث اسٹجھل آیا ہے۔ اس کا
 کیا مطلب ہے؟ آیا رسول اکرم کو عظیم وہاں لایا جاتا ہے یا ایک؟
 پرستند یہاں ماہ الفرج مانا ہوا ہے۔ ایک صاحب تادری

مواہ غلط بناد پر کھڑا کیا گیا۔ لیکن جب یہ جھگڑا پڑھ گیا تو نفع شریکیئے مفتی و حاکم کا کسی تیسرے شخص کو امام سا کر جھگڑا حتم کر دینا کچھ برا معنی ہے۔

جوابات: جسکے سوال اخذ کر دیئے گئے

(۱) مشرک۔

قرآنی صرف اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے درست ہے اللہ کے سوا کسی بزرگ ولی محبوب شہید حتیٰ کہ رسول اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے بھی قرآنی حرام ہے خواہ وقت درج اس پر اللہ ہی کا نام لیا جائے۔ وَمَا أُجِبْ لَهُ جِبْرُ اللَّهِ کی تفسیر میں اکثر مستند معتمدین نے یہی لکھا ہے اور وہ نماز میں الاشبہ والنظائر میں اور ابن حجر کی تذاویر میں اس کے متعلق تصریحات بالکل واضح اور مستند و معتبر ہیں۔

(۲) استنجا۔

استنجا میں پاکی تنہا ڈھیلے اور تنہا پانی سے ہر شک ہو جاتی ہے۔ دونوں کو صحیح کرنا افضل ہے۔ اگر کوئی شخص دھیسے سے استنجا کرے اور پھر وضو کرے اور پھر نماز میں شامل ہونے سے پہلے اسے بطور اخلاص پانی سے پاک کرنے کا خیال آجائے تو پانی کے استعمال سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ بشرطیکہ پیشاب کا کوئی قطرہ خارج نہ ہو اچھ۔ ہاں یہ طریقہ ہے شہد کہ جو لوگ اسے پانی سے استنجا کرتا دیکھیں گے وہ بھی سمجھیں گے کہ اس نے پیشاب کیا ہو گا۔ اور اس کے بعد جب وہ دیکھیں گے کہ یہ غیر وضو کے شامل نماز ہو گیا تو خیال کریں گے کہ اس نے وضو نماز پڑھی۔ اس طرح کے عمل استنجا کو پناہ دیتے۔

(۳) مین مانی۔

کوئی شخص اگر دروس و وعظ کی خاطر روزانہ عصر کے وقت کل ۱۵ ساتھ لانا اور غسل کے وقت اوپس لے جائے تو اس میں ہرگز قرآن کی بے حرمتی نہیں۔ جن لوگوں نے اسے بے ادبی سمجھا۔ وہ اس طرح دروس قرآن بند ہو گیا انھیں اللہ سے ڈرنا چاہیے۔ آخر کیا طریقہ ہے کہ ہر شخص شریعت کے باب میں ظن و تخمین اور عقل فاسد کا متکا رہو کہ وہ گناہ ہے۔ قرآن کی حرمت اور بے حرمتی کی حدیں جن میں قیاس و اجتہاد سے نہیں قرآن و سنت کی پاکیزہ روشنی سے نشین ہوتی ہیں۔

(۴) بدعت۔

سنت کے پاس دامن سے بنا کر ٹھیک اور قسہ آن اور نصیحتی بدعت یہ سنت گھانا اور بعد ازاں نصیحت دہم امام صاحب کو دینا اور

طرف آنکھوں کے اپنی قبر سے دیکھنے کا کرمی میرے نزدیک خواہ حرام عبت کا دروازہ کھولنا ہے۔ پس حکم دیا گیا کہ حضور پر درود بھیجیں۔

اب درود کی فضیلت و اہمیت یہ ضرور ہے کہ یہ جگہ ہم یہ نکلے نکاسے لگیں کہ حضور پر درود پڑھنے والے کی طرف اپنی قبر سے یا قاعدہ دیکھتے ہیں تو حرام خواہ عقل کا شیطان اس میں جھولی کو شے نکالے گا اور پوچھے والا یہاں تک پوچھے گا کہ جب ایک ہی وقت میں دنیا کے دور دراز اور مختلف اسمت مخصوص میں بہت سے لوگ درود بھیج رہے ہوں تو آنکھوں کس طرح ہر ایک کی طرف دیکھیں گے۔ اور یہ لوگوں میں بدل کر دیکھیں بھی تو کیا یہ زحمت دے متعظیم انسان کے لئے جائز سمجھی جائے گی کہ ہر شعا درود بھیج رہے ہیں اور آنکھوں پر برابر پسپو بدل بدل کر ہر ایک کو دیکھنے کا فریضہ ادا کئے جارہے ہیں۔۔۔ وہی بڑا حق یہ ہے کہ جیت بعد امارت یا حیات الانبیاء یا احوال قبر کے سلسلہ میں وارد شدہ کلمات حدیث یا آیات قرآنیہ کا وہ مطلب جو تائیدی نہیں جو ہماری ظاہر کی زندگی میں مسیح و پھر اور نظر و خبر کا ہوتا ہے۔ پوشیدہ امور کے بارے میں جو اشارات دیتے گئے ہیں ان کی تشریح مشاہدہ و وجود زندگی اور حواس انسانی کے ظاہری طریق عمل اور شعور و ادراک کے دنیاوی اسلوب سے کر لی جی نہیں چاہتے ہمارے لئے ہیں اتنا ہی کافی ہے کہ حضور پر جتنا ہوسکے درود بھیجیں اور یقیناً دیکھیں کہ ان ملک پہنچ جائے گا۔ عذاب قبر پر ایمان لائیں اور قبر کے اندر میں آئے لئے احوال میں عقلی و ماضی نکتہ آفرینوں سے بچیں۔ حکمت کو چھوڑ کر مشاہدات کے پیچھے پڑنے والوں کو اللہ اور اس کا رسول پسند نہیں کہتے۔ یہ نہیں کہ کوئی حدیث و سنی خلاف حقیقت ہو سکتی ہے نہ یہ کہ درود بھیجے واسلے آنکھوں صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم و تن کے سزاوارد نہیں ہوتے۔ نہ یہ کہ اگر واقعی رسول نے یہ فرمایا ہے کہ قبر میں ہر شخص کے سامنے مجھے پیش کرے کہ کچھ سوال کئے جائیں گے تو یہ قابل قبول نہیں۔ جو کچھ حضور سے فرما دیا وہ تو میری حق اور سونی صدی بدعت اور مازم لغو ہے۔ لیکن اس میں اپنی طرف سے جھگڑا نہ دیکھو نہ جھگڑا نہ پیدا کرنا اور لوگوں کو ل حال باتوں میں پھنسا کر ایمان میں کشیدہ

ہیں ہے۔ آپ اللہ آپ کے اجاب

کو کہتے کہ حوالہ پڑھیں اور اپنی اپنی

حالت کی اصلاح پر دھیان دیں۔

موجاتے گی تب بھی، اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے ہم پر کسے کسے تے بات کافی سے زیادہ ہے کہ اس نے اللہ اور بندوں کے خوف سے بے پروا ہو کر مصیبت کبیرہ کا ارتکاب کیا ہے اور اس کی مامت کو خوشی گوارا کر لینے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں گناہ و ظلم سے نفرت کا کوئی جذبہ موجود نہیں بلکہ وہ تمام عیسیٰ عبادت کو ایک فاضل کے پیچھے خوشی ادا کر رہے ہیں۔

(۷) **کرامات اولیاء :-**

شاہ عبدالقادر جیلانیؒ نے اس کے بیٹے ہی میں، غصہ پارک یا دیکھتے تھے۔ یا بارہ برس بعد ایک ڈوبی ہوئی ہرمت کو پانی سے نکال دیا تھا۔ یہ دور اس طرح کی دیگر باتیں جن کتابوں میں ہیں وہ آگ لگانے کے قابل ہیں۔ اول تو ایسی روایتیں زیادہ تر میر تقی میر یا بعد میں الفہامیز میں جن کا کوئی معقول ثبوت موجود نہیں ہے۔

دوسرے اگر کسی دور میں انھیں مان بھی لیا جاتے تو اگرچہ اولیاء کی کرامتیں حق ہیں، لیکن سید اور افضل و خفا وغیرہ میں ان کا ذکر بیان حرم الناس کے کچھ دل و دماغ کو اسلام کی صحرا و ستقیم کی بجائے دیوالیہ اور جہنم شتر کی صحرا و مظلالت پہنے جاتا ہے۔ اولیاء اللہ کی کرامتیں اس لئے نہیں ہوتیں کہ لوگ عسکرت پوش رہا کی طرح مرنے سے نیکر انھیں پڑھیں اور شفا لیں۔ بلکہ اس لئے ہوتی ہیں کہ لوگ ان سے اللہ کا مناسب احترام کرتے ہوتے ان کے نیک اعمال کی پیروی کریں اور عاقبت سنواریں۔ کہنے ہی شعبہ اور عجیب و غریب کرشمے ساہو ہونہت وغیرہ بھی دکھائی دیتے ہیں۔ ساحر و سحر کے شوق کی بیان تو خود قرآن میں موجود ہے، بعض کہتے اور شعبہ کسی شخص کے ولی اللہ ہونے پر دلیل نہیں، بلکہ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ رحمۃ اللہ علیہ تو اپنے اتباع شریعت، عبادت، نیکو کاری اور اطاعت رب کی وجہ سے ولی کہلاتے اور جو کچھ بھی کرتے ہیں ان کی ظہر ہوتی ہیں وہ اس لئے ہیں کہ انھیں فقہہ کہانیوں کی طرح مرنے سے لے کر چڑھا جائے اور اللہ کی درگاہ کی بجائے شاہ صاحب کی درگاہ میں سجدہ ہاتے نیاز و عقیدت گزارنے جاتیں۔ کائنات مسلمانوں کو ہوش آئے !

(۸) **اجتہاد :-**

اجتہاد کا دروازہ حق مت تک سد نہیں ہوگا۔ اگر مولانا موردی کے بلے میں یہ سواں درست ہے کہ وہ اجتہاد کیوں کرتے

نصف عوام میں ہر دینا سارے کام مجاہدینہ ہیں۔ بدعت ہیں۔ خراج الدین ہیں۔ جو شخص اپنے حلقہ تصرف میں اس آج کو دیکھے، اور غیر اسلامی رسم و رواج کو ناپسند کرتا ہو اسے چاہئے کہ اس دور میں شریک نہ بنے والے کسی پڑھے لکھے فرد سے دریافت کرے کہ بھائی آپ نے یہ طریقہ کہاں سے لیا؟ اگر جواب میں قرآن و سنت یا اجماع و قیاس کی کوئی شہادت پیش کی جائے تو اسے ہمیں یا کسی اور دارالافتاء کو بھیج دیا جائے۔ اور اگر ایسی شہادت نہ پیش کی جائے تو نرمی اور محبت سے سمجھایا جائے کہ بھائی بدعت و خراج دین میں نہایت گناہ کا کام ہے اور ایسے اعمال سے بچنے سے بچنے کے نہایت ضرور پہنچے گا۔

(۵) **مقطعات :-**

مولانا ابوالاعلیٰ موردی نے خوب قطعات کے پاس میں جو کچھ لکھا ہے، اس کا حال مجھے سے پہچنے کی بجائے آپ خود دیکھیں۔ تبہم القرآن جملہ اول دیکھتے ہیں تو اتنا ہی جانتا ہوں کہ عربی مقولات کے بلے میں مختلف علماء سلف نے مختلف قول کئے ہیں۔ ورجو اسے مولانا بوالاعلیٰ موردی نے ظاہر کر کے وہ بھی بالکل حق نہیں بلکہ ان سے پہلے بعض علماء نے ظاہر کر چکے ہیں۔ حق یہ ہے کہ جب ایک گدہ اور اس کے نابینا معتقدین کسی شخص کے بلے میں ملے کر لیں کہ اس کی ہر تحریر پر تحریر ہر کتاب ہر عبارت میں کچھ نہ کچھ فی ہر ہر نکاتے ہیں گے اور فرادہ فرادہ اور الزام تراشی سے بالکل پرہیز نہ کریں گے تو یہ ناممکن ہو جاتا کہ خود وہ شخص یا دوسرے حق پسند لوگ ہر خود اہل اعتراض والزم کا جواب تو پھر ہیں۔ مولانا موردی صاحب کے خلاف اعتراض کہنے میں چھوڑتے کام کر دی ہے وہ تو ایسی ہے کہ اگر وہ فقہاء الگ نہ ہو خود قرآن ہر کے ذریعہ خوب سے لے کی جاسکتی ہے (وہ خود باللہ من ذلک)

(۶) **امامت :-**

فقہ بن علم و اسے حضرات کی مجلس نے جب ایک زمین کے بلے میں یہ فیصلہ کر دیا کہ اس پر رید کا حق ثابت نہیں اور اسکے بعد دیکھے طاعت کے ذریعہ برہنہ سنی، اس پر فیصلہ کر لیا تو اس کی حیثیت صاحب کی سی ہے۔ چونکہ یہ غصب کلمہ لکھا گیا گیا ہے اس لئے اسے مذمتی سے تحریر کر سکتے ہیں۔ لوگوں کو چاہئے کہ یہ دیکھنے کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ فقہی ماری نکال کر اگر کوئی یہ بھی ثابت کرے کہ زید کے پیچھے نماز ہلا کر ہر

جسوسی کا خاص نمبر

ادارہ نے فیصلہ کیا ہے کہ دوری کا یہ قیمت تع
نہیں کیسے گا لکھ فروزی اور اس کی مسترکہ اس

خاص نمبر کی شکل میں یکم مارچ ۱۹۵۵ء کو شائع کیے گا (انشاء اللہ) جس کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ
ہوگی۔ ناظرین مولانا عاقر عثمانی کی پیریل تا جون ۱۹۵۵ء والی تنقیدوں کو نہ بھولے ہوں گے
ایسی ہی ایک بھر پور تنقید جابریہ لاہورین احمد حبیبی علی کتاب "ایمان و عہد" کے تازہ
ایڈیشن پر مولانا موصوف کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں۔ نیز مولانا ابو محمد ام الدین کی تازہ
تحقیق "تہذیب بھی شاہ رسالہ ہوگی۔" (دفعہ) ہے کہ یہ وہ نہیں ہے جو مولانا ابو محمد نے
پہلے کی تھی بلکہ نئے ایڈیشن پر از سر نو کی گئی ہے) سالانہ خریداروں سے اس نمبر کی قیمت
الگ نہیں لی جائے گی۔

ایجنٹ حضرات پہلے ہی سے اپنی مطلوبہ تعداد فرو لکھ دیں یہاں کہ پہلے کی طرح دیکھی
بھی انھیں تین تین بار سنگانہ اور نثر ایڈیشنوں کا انتظار کرنا پڑے گا قیمت ایک روپیہ چار آنہ
ہوگی۔ باقی شرائط بدستور۔ ملا ابن العربی علی کی ایک صوفی صاحب در یکم لوی صلیبی
ذی اشراق لکھی بھی اس نمبر میں دیکھیں۔ نئے دائرہ پچاڑے ہوئے ہیں۔ جب تک جاتے تھے
و تو اہل پڑھتے تھے۔

منیجر جسوسی دیوبند (دیوبند)

اصول تفسیر (اردو)

انٹرنیشنل اسلامک سائنس سوسائٹی لندن قیام
بڑی نعمت ہے کہ محترم سوان کی ہمدردی عربی کتب کو
"ردو کے سانچے میں ڈال کر عربی زبان کے لئے مسدوس کو سوان کے
علم و جنس سے واقف ہو سکا موقع اہل علم و ایم بھی رہے ہیں۔ یہ مختصر
کتب بنیادی ہر بیت کے عقائد سے جواب ہے۔

قیمت ایک روپیہ

تہذیب اثناعشریہ (اردو)

حضرت شاہ ولی اللہ کے بڑے صاحب حجاز حضرت شاہ
عبد العزیز وراثت دہلوی کی مشہور "تہذیب اثناعشریہ" کے دو میں مسائل
و نمبر میں شیعہ حضرت جوئے نے لکھے ہیں۔ ان میں بھر پور اور لا جواب
تہذیب۔ کتنے برس ہو گئے لیکن تہذیب مجتہدین اس کا جواب نہ لاسکے
۶۲۲ صفحات کی ضخیم بے نظیر حنیف عمرہ کاغذ پر چھپی ہے۔ ترجمہ
سیس در عام فہم۔ قیمت تیرہ روپے۔ مجلد تختہ پندرہ روپے۔

جہادِ سرائی

مرتبہ: — حافظ دہا پیوری

☆ کامیابی چاہتے ہو تو مجلس جہادِ جہاد کے جاؤ۔ ایسی جہاد و جہاد جس میں تم کبھی نہ شکو، ایک بندہ مطیعِ غفر قائم کر کے بڑھتے رہو، اگر راہ میں رکاوٹیں اور دشواریاں آئیں تو قطعاً نہ گھبراؤ پھر کامیابی ہی کامیابی ہے۔

☆ حقیقت کو پالنے کی کوشش کرو ورنہ یوں دیکھنے میں تو ہنس اور گتے دونوں کی شکل ایک ہی ہے، لیکن ایک سے شکر ملتی ہے اور دوسرے سے صرف چٹائی بنی جاتی ہے۔

☆ افلاس اور تنگدستی بری ملا ہے مگر جہالت اس سے بھی بدتر ہے۔

☆ تو اپنے آپ کو وہ ادب سکھا کہ سب ادب سمجھ دیکھ کر با ادب ہو جائیں، جو تیرا ادب ہیں ہو تو اس کا انسر لکھ کر بھیجے زہر دے تو اسے نہات دے، جو تجھے مارے تو اسے آپ جہالت ہے۔

☆ جہالت جتنی زیادہ حقیقت سے قریب ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ دل نشیں ہوتی ہے، الجھاؤ جس قدر بھی پیدا ہوتا ہے ہنر اور تکلف سے۔

☆ مشہدِ یف طاقت پاکر زیادہ مشہدِ یف بن جاتا ہے اور ذلیل طاقت پاکر مذلت پر اتر آتا ہے۔

☆ اگر کسی عقیدہ کا کام نہ بنے تو یہ نہ سمجھ کہ یہ بات اس کی سب سے دھوکا یا نا لائق کی وجہ سے ہے، یہ اگر کوئی باہل ہند مرتبہ پر پہنچ جاوے تو یہ خیال نہ کر کہ، سب اس کی عقلندی کو کچھ دخل ہے۔

☆ جلی کا خاص نمبر یکم، شیخ عیسیٰ کو آب و تاب سے شائع ہو رہا ہے جس کی عام قیمت ایک روپیہ چار آنے ہوگی۔
سلاخ خریداروں سے معیہ قیمت نہیں لی جائے گی۔۔۔۔۔ نیچر جلی۔

تالیم شہی

عامر عثمانی

حسنا رطاقی سچے سیکڑوں چرخِ غیلے
یہ بزمِ میش ہے ساقی خدا کا نام لے
کوئی بھی عقدہ دشوارِ زندگی نہ کھلا
بلا سے لاشہ اسلام بے کفن ہی اسی
دہی ہے ماہرِ وجاہۃ و فائے دوست
مالِ ہند جنوں جو بھی ہو خدا کے سپرد
بتوں کے در سے عطا ہو جو عزت و حشمت
تمام عمر گزری ہوں کے سائے میں
شبِ نشاط سے اہلِ نظر کو شکوہ ہے
کہ انجن میں چراغوں کیساتھ دل بھی جلے

حرم کے حق میں ہیں وہ مالِ آئیں عامر
دلِ دماغ جو پچپن سی تنگدے میں ہے

ہماری موت ہے دھائے پہ پہنا
ہمیں دھائے کے رخ کو موڑنا ہے
ہمیں زیبائیں باطل پرستی
ہمیں باطل کے بت کو توڑنا ہے

ہمارا مقام
محمد امجد
محمد امجد

دستقل عوام

مسجد مسیحی بازار

انراہ ملا ابن العربی

تاریخ نوشت ۵ دسمبر ۱۹۵۶ء۔

ملکی جائزہ قبضہ!

چاہتے تھے انھیں پر جیوں گئے لگیں

تفصیل اس جہاں کی ہے کہ خلی کے ساتھ ساتھ صفحے جو
پیش رفت کی جھڑے ہر ہینہ مل لگھڑے دور سے کیے سے جھڑے
سے صافوں کے تھے جڑھتے نظر سے ہیں۔ ذرا اندازہ کرتا
کشمیر میں کچھ لوگوں نے مذہب کی دکان کھولی۔ مل کا اس سے کہیں
تعلق۔ اب ایک صاحب ہیں کہ انھوں نے اس دکان کا اشتہار
یڈیر خلی کو بھیج دیا اور فرمایا کہ مل سے پہلے نہ لے کرے۔

دوسرے صاحب ہیں انھوں نے ایک انگل کا اشتہار
بھیج کر ایڈیٹر خلی کو لکھا کہ مل سے اس پر ضرور کرو۔

تیسرے صاحب ہیں۔ صاحب کیلئے شاعر ہیں جب
بوالعجب ہوتا ہے۔ زاد انڈیا دودام لند جہاں ہے۔ انھوں نے ایک حد
نظم بھی لکھی۔ وہ ایڈیٹر خلی کو لکھا کہ سے داخلہ در مل کیا جائے۔ یعنی
”مسجد سے بچاے نک“ میں جگہ دی جائے۔

چوتھے صاحب ہیں تاج رہن رام لکھی۔ انھوں نے
ایک کٹی صفحہ کا ہمارا کتاب ہی مل کے نام لکھ دیا۔ حالانکہ مل ایک صفحہ
سے زیادہ کا خط و کچھ کر مرگی کا تنکار ہے جو تیسے درجہ ہے کہ کسی
مجموعہ کتابت ہی کے ہاتھ سے ملنا کی موت لکھی ہے۔

لیکن فیس ہے یڈیر خلی پر کہ ہیں سمجھتے وہاں ملک میں
دور دیا ہے مجھے حکم کہ مل کروں میں یہ چاروں چیزیں ہی ڈگری
میں دور بڑھنے لکھی تھیں صفحہ سے۔ بے پناہ۔

مل بھی کرتے ہیں ورہتے ہیں فرما دے!

میری قلمی گھوڑ دوڑ کے لئے تو سرت تھ صنف پہلے ہی نا کافی
تھے اور کہتے ہی طوفانوں کو سمیٹ کر رکھنا پڑتا تھا۔ اب نرائی مزیدہ
کی شمولیت کا حکم ہے تو اس کے سوا کہیں کہ لندہ اسد نگاروں
اور ایڈیٹر خلی کو نیک تو فین دے۔

پہلی اشتہار ہے (ڈاکٹر کشمیر)

”حصرات۔ آثار شریف صاحب (۹) شہر سری گروہ

جاو میں کے نصیب پر بطور شہر ہے۔ وہ سورہ کے دریا

جیسے جاری ہے۔ فی سال ہر دن ہے۔ اس کا ہر نقطہ

عالم پر مونس مقدس ہی اگر کہ گھومتا ہے۔ رگ نبی اگر تم

ذمہ مند ہی اگر تم میں اصفرد کہ اعلین شریف ہی اگر تم

چاہتے شریف چہار۔ یا صفا (۹) کے مدد و جذب

شیخ بہ عبد قادر خلی کے کرتہ مبارک و مونس

شریف با سند موجود ہیں!

یہ اشتہار کی ابتدائی سطور ہیں۔ آگے اس سے چو گنی عبادت
ہے جس میں زبیر کی تفصیلات وغیرہ ہیں اور یہ بھی ہے کہ حکومت کی
طرف سے آمد و رفت کے لئے اس سرکس کا انتظام کیا گیا ہے۔

بھل دیتے ہیں بد نصیب اس تجارتی معاملہ میں کی بولوں۔

چھ کاروباری ہستہ سوچ کھل دیکھ کہ صانع حق ہی تیں کہتے ہیں۔

فارحانے طیبے ہیں اس پر کسی کو کی غراں ۹۔ مسلم عوام

حائل میں مذہب اسے حمیر میں پڑا ہوا ہے۔ عین مسدوں کو ہی ہے

کہ کی جہاں درد مذہب مسیدی سے عطا جہاں دتہ اٹھاتیں۔

ہیں یڈیر خلی کو بھی مشورہ دیتا ہوں کہ جو آپ ظلم گھس کے اپنا

سرکھسے ہیں اور خلی دل و س فراتے ہیں سے طلاق دیجئے اور دوسرے

ہی ہے کہ جتنے قوم ٹھیک کے میدان میں آؤ دو دو ہاتھ کرو۔
اس کے بعد دستخط کئے گئے ہیں احمد علی غنی عمر صاحب کے مکتبہ میں
یہ عنایت ہے کہ حضرت مولانا وغیرہ لکھدار تو دستخط بھی اس طرح
موجز چاہتے تھے کہ حضرت مولانا علامہ احمد علی غنی صاحب مدنی
خیر یہ تو ناچیز کا مشیہ علامہ قبول ہو ورنہ بھیجیے۔ بیچ کے
خانہ پر لکھا گیا ہے۔

”میں نے اسے رسالہ حق پرست ملایا کی مراد یہ ہے۔“
کے مبارک نام میں مولود علی صاحب کی کتاب کے جو حوالہ
دیتے ہیں اگر مولود علی صاحب اس سے کوئی حوالہ
نہایت کر دیں تو فی الواقع اسلئے پانچ روپے مولود علی صاحب کو
ادامہ دیں گے۔ احمد علی غنی صاحب۔

میراجی چاہتا ہے کہ اس کے جوہر میں ایک سلیخ میں بھی دوسرے
لیکن اس پہلے میں مولود علی صاحب کو اس بات کی دو دوں گا کہ جب
آدمی لے کر آئے تو پوری طرح پشور سے بغیر شخص کے گولہ لگاتے تو واقعی
کا لکھا ہے جو سب کچھ بھی ہے۔ اسی مقور پر یہ صاحب نے عمل کیا
ہے۔ جا بجا اب دیکھ رہے ہیں کہ اپنے لئے تو تقیم خود حضرت مولانا صاحب
رحمہ فرمایا گیا ہے۔ مگر مولانا مولود علی صاحب کے لئے کوئی کتاب آداب نہیں
گواہ حضور نو پیران میں ہیں اور مولانا مولود علی صاحب نے کتب۔ یہی وہ خود دینی
ہے جیسے مقدس ذرعت ”کانام“ یا جاسکتا ہے اور یہی ذرعت پر
جمال ناصر صاحب کے تحریر کرتے ہیں۔ انھوں نے مولانا مولود علی اور ان کی
جماعت والے نادان و احمق نہیں ہیں، ورنہ سنگوت باندھ کر کوڑ پڑتے
اور اسی دن احمد علی صاحب کی یہ حسرت پوری ہو جاتی کہ بھانسی دور
جودہ سلیخ قریب تک۔ انہ والہ امر و مدار ہے جس میں جا رہے
اور خدا واسطے کانبرہ لکھنے والی نہیں اس کی جماعت کے دفاتر پر چھاپے
لکھتے اور من شانے علم ڈھالتے۔

خیر میرا جوابی جلیقہ حاضر ہے۔

حضرت مولانا قاری علامہ الحاج صاحب مکی بن عرب
کی دیوبندی قلندری مدظلہ العالی کا خطاب احمد علی
لاہوری مولوی کو پہنچا ہے۔

”اعلاہ پور کے مولوی صاحب! میرے بڑے راہ و ملک۔ علی
یہ جو کتاب لکھی ہے مرآۃ الدعائین وغیرہ اسباب اس کے

میں باس کسی حکم پر نگہ نہیں خرید لیجئے۔ اس کے بعد سارا کام چھ پر
چھوڑئے ہیں اب وہ سب رہا جو گا کہ حیب خواجہ قطب الاولیاء
کام رہا وہ اس کام میں جانے نہ سمیت سچائے کے قدر اسے
وہاں سرسبز رہا۔ وہ کبھی بھی دلتی۔ کہہ دوں میں حسن کی
سنگ دریاں کریں۔ اسی مذہب سلا۔ سال بھر میں اگر توند بارہ ایچ
ویسہ تھیں نہ بڑھ جائے تو میرا سرسری ناچروں نے تو صرف
تیرہ سو برس پہلے گذرے وہ لئے بکتر کے باں اور جوتے اور نشان قدم
وغیرہ لکھے ہیں۔ میں پہنچو جو کہی درگاہ میں حضرت آدم کی ٹوٹی
ماں تولی اور بھی۔ بلکہ شیطان کی وہ داڑھی بھی رکھوں گا تو نکال پھرو
میں پہلے فرشتوں کا سادہ ہوتے ہوتے اس کے چہرہ مبارک پر تھی اور
جو نکال پھرو کے بعد یہ کسی فرشتے سے منوٹی تھی۔ لہذا شاید کب
میں تو جن کے ساتھ اس فرشتے کا پورا نسب نہ رہتا کروں گا۔ علاوہ
اس کے میں ایک پتھر رکھوں گا جس پر میرے جوتے خون کے نشان ہوں گے
ورنہ کے ساتھ ثابت کروں گا کہ یہ وہی پتھر ہے جس پر نبی اکرمؐ کے
دندان مبارک ٹھہرے ہوتے وقت خون ٹپکا تھا۔ نیز ایک بھانسی کی
چھوٹی پٹری بناؤں گا جس کے متعلق میرا دعویٰ ہو گا کہ یہی بھانسی ہے
جس میں حضورؐ نے فتح کی دعا مانگی تھی۔

کاشٹر ایڈیٹر تھی انیس کے مردوں کو کچھ کر میری رائے میں
اور علی طور پر اس آیت کا مطلب سمجھیں جس میں اللہ نے بعض انسانوں
کو جانور سے بھی بنا کر کہا ہے اشمیری تاجر زندہ باد انکو و شرک نہ باد!
کم غلم زندہ باد!

دوسرا اشتہار جسے میں سب دیکھ چکا ہوں کہ انتہاء لکھتے چار صفحے کا
ایک پمفلٹ ہے جسے پورے نقل کر لے صفحہ خراب کر لے۔ ایڈیٹر تحقیقی
کے مقابل مرے۔ بلکہ نحوہ کی حفاظت کے خیال سے اس کا ضروری
تعارف کرتا ہوں کہ یہ خطاب مولوی احمد علی لاہوری کی طرف سے شائع
ہو ہے۔ اس میں ایک صفحہ ہے جس میں ہے کہ مولانا مولود علی کو کبھی حلیت
پر نہیں ہیں۔ بلکہ صفحہ برہ ہے کہ مولانا مولود علی تمام مفسرین و
محدثین کی دوس کے مرتکب ہیں وہ صفحوں پر اصل مضمون ہے جو اس
مضمت کی اس عفت کا منہ ہے۔ اس کا عنوان ہے۔

”حضرت مولانا احمد علی صاحب کا مولود علی صاحب کو پہنچا ہے“

اس کے ”میں“ پہلے مولانا مولود علی کو دعوت ماطرہ

صفر ۹۳۴ھ میں ہوں سے فرزند، سپر پورس میں
 مولوی احمد علی کا۔ جس نے کسٹلر کو حضرت آدم کے لئے
 عثمیہ جہت میں تہ سے کھول دیا۔ اور دوسری صورت۔
 دینی اسپتال کے سرسری جگہ کی تھوڑا سی سہارے
 اور ۱۵۰۰ سو روپے کا عوی ہے کہ قریب و حد میں
 حشر میں نے کھانا شہر ہوس میں کسی سے نہیں کھا
 ۔ اور اپنے سر پر وہ چھپکے سے پہنچتے ہیں کہ میری بیوی
 کی سہارہ جو جنت میں سہارے اچھی لڑکیوں کا۔ میر
 مقام جنت میں سہارے اور میری صفت چٹا۔
 ان مولوی صاحب نے مجھے دینی میرے پر کر، ایک خط میں
 لکھا کہ دوسرا شرفی امور کے خطا کو مہرام میں مجھے سے
 مشورہ دیتے ہیں اور جرحہ کا مازیں، انگریزیت، انڈیا سمیت
 نبوی میں پڑھ رہے ہیں۔ ایک در خط میں، کھوت کے لئے
 لکھا کہ تو بھی سر پر ہوجو پھر دیکھ عرش و کرسی سب کھانا
 جو۔ خطبہ میں ختم ہے۔ میرے مکتے ہی نہ ملتا جا نیکی۔
 ان مولوی صاحب کی ایک کتاب ہے "مسند سلفی شمس"۔
 ۔ میں نے صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے کہ میں نے یہی سچری
 کے بعد قرآن و سنت کو صرف میں سے کھانا ہے۔ اور سہارے
 معترین دینی میں جب تک کہ نہ ہے ہیں۔ مسند میں ہے کہ
 میں اللہ ہوں، اور اللہ میں۔ مجھے میں نہیں ہے اور میں حضور
 مسیح مجھے ہے اور میں مسیح ہے۔ پی ایک اور کتاب "دینی
 ہام" میں صفحہ ۱۰ پر لکھے ہیں کہ مرزا غلام احمد دہلوی
 میں میں وہی ہی تھے۔ لیکن میں نے ان کی نوبت کشد کردی
 درجہ موت اب مجھے دینی کی منتھوں سے بوائتی ہے۔
 سے حضرت پرہیز حب کے نام آپ کے لئے ہوتے
 خطوط جن کا دیر کہہ میرے پاس موجود ہیں، وہ ذکر کردہ
 دوسرے کتاب کے قلمی تھے بھی خط ہیں، وہ میں نے ان کا
 سرور رکھا ہے۔ اس میں آپ کو صبح کرنا ہوتا ہے کہ
 دو تہہ صبح میں دہ سے صبح میں دہ صبح میں دہ صبح
 جو صبح میں دہ سے صبح میں دہ صبح میں دہ صبح
 صبح میں دہ سے صبح میں دہ صبح میں دہ صبح

نہ جس کے لئے مولود کھائے ۱ ہوس کا صفت
 نظام سے گا
 گرسٹ کو دوسرے سے میں دہ سے ہوس۔ کے سہارے
 ہوس میں ایک شخص کا نظام فرمیتے ہیں، بیع مسیح آپ
 کے خطوط۔ آپ کی کہ میں پھر ہوس ہوس کا اور ہوس
 عام میں آپ کے لئے سے جرحہ لکھا اور ان خطوط اور
 کتابوں کی تحریر میں سے ان کا اور دہ صبح اور جرحہ کا
 فیصلہ کرے گی۔ گرسٹ کے خیالات وہی ہیں جو میرے صبح
 رحمت اللہ علیہ کے عام فرماتے تھے، آپ مسلمان کہ ہوس
 ہے ۹۔ (حشر حضرت مولانا امین عرب کی کان، مسئلہ)
 لوگ شاید کہیں کہ مولوی احمد علی نے تو یا علی روپے کی اول
 علان کی اور میں دس ہزار کا علان کرنا ہے۔ شاید مل گیا، اڑان
 ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ملتا غریب تو واقعی تنہا نفس ہے کہ اپنے
 پاس سے دینے کا معاملہ نہ تاؤ دھائی نے تو رہی ڈسٹے ڈسٹے
 علان کرتا۔ لیکن یہاں معاملہ یہ ہے کہ امریکہ نے ایک لاکھ ڈالر سی
 غرض سے بھجوتے ہیں کہ مولویوں کو اس طرح بڑا دھبہ مرغ کرتے ہیں۔
 اور جرحہ جیتے، اس لکھوں کے انعام دو۔ دھرو دس سے بھی دو
 لاکھ روپے دھوں میرے ہیں کہ جب تک ہوس کے انتشار، فراتفری نفس
 نفسی بھیکو اور خاص طور سے مولویوں کو حیدر دو۔ چن چن کا کسا اپنے
 خرچہ کو لکھا تھا کہ مولانا دودوی کو خریدنے کے بارے میں کیا ملے
 ہے۔ خرچہ نے لکھا کہ اتنی مل۔ مولود کی کو خریدنا نہیں کہنا ہے۔
 یہی تو وہ کا مانا گیا ہے جو ہوسے مفادات کو سب سے زیادہ ڈسٹا
 ہے۔ سے خریدنے کو کوشش ہم بہت کر چکے ہیں تو وہ ہوس کا علان
 دہری ہے۔ کسی طرح ہوس نہیں چڑھتا ہندا، سے بھول دو۔ مشدود ہر دو
 کر دو۔ ہوس، امریکہ کرتا ہوس سے ہوس آئی کہ دہ بھیکو کو دہ
 نو لکھ روپہ لاکھ ہوس کے ایک سے آپ سے آپ وہی کر رہے
 ہیں جو میں نے ہیں۔ ہوس صحت ملنی کو کھانا صردی ہے۔ در
 اس مسند میں کچھ بھی حرجہ ہو کر نہ کرنا ڈر چیتے ہیں گے۔ دہ ہوس
 میں ملک غیر ہوس، شام کا مولوی شمس جانتا، سنی کی جرحہ دہری
 دہ ہے سے ہوس کو و حیدر دو۔ دہ ہوس سے ہوس ہوس
 ہوس دہ ہوس دہ ہوس دہ ہوس دہ ہوس دہ ہوس

سب ابوالخیر ہذا کا فخر شیعہ مروجہ شریعتی شاعر حجاز کی نظم پر شوق سے فرماتی ہے۔ لکھتے ہیں:-

حسنِ حرفِ جہاں جہاں دھرم دودیتے
ہیں گئے ہیں میرے حق میں دوسرے دودیتے
خواب میں بھی مجھ کو آتے ہیں نظر دودیتے

سے غم دل کیا کروں لے وحشتِ دل کیا کروں
جی میں تہہ پہلے دوسری اور سب سے پہلے نکروں
ڈال کر پشیموں موبارہ دل چو نکروں
ان کے اخبارات اور سب سے سب چو نکروں

لے غم دل کیا کروں لے وحشتِ دل کیا کروں
ن کی بدگوئی سے باز آؤں مری عادت نہیں
خوبیوں پر بھی نظر دلوں مری فطرت نہیں
دور ہوئے بعض روحانی مری قسمت نہیں

لے غم دل کیا کروں لے وحشتِ دل کیا کروں
ان کی تعلیمات میں مقبول خاص و عام بھی
ان کے لشکر و کشتی و شمشیر و دست نام بھی
اور یہاں "خارج" ہے ان کا دعویٰ اسلام بھی

لے غم دل کیا کروں لے وحشتِ دل کیا کروں
ر سترہ کے بھٹے ہے عالموں کی اک سپاہ
ہے خداوندینِ نعمت کی کڑی ان پر نگاہ
پھر بھی ان کا مروجہ حکم نہ کہ جنت - آہ آہ!

لے غم دل کیا کروں لے وحشتِ دل کیا کروں
منتظر ہے ایک طوفانِ بلا ان کے لئے
کتے ہی حیلوں کے دروازے میں داخلہ کئے لئے
پھر بھی کب نعمت ہے ہر اختلاف کئے لئے

لے غم دل کیا کروں لے وحشتِ دل کیا کروں
جی میں تہہ پہلے دوسرے دودیتے کوٹھونکروں
اور پھر کب ایک کے پیچھے مگر جھونکروں
ہر جیسے وائیں دوسرے میں سب کو جھونکروں

لے غم دل کیا کروں لے وحشتِ دل کیا کروں
حد ہنر جو سلسلہ ابوالخیر ہذا کا صاحب نے اس نظم کا کیا

فاتحہ سوجا ہے۔ قوی تو اس ہی فائن ہے کہ جب وہ بی دوہن ی
مولوی یا بریلوی جیوی اسے دیکھے گا بوسے کیا معدوں سے کہے گا
کر دیکھئے ہے ہزاران جیشوں ملحوظ مردوں و دہقوں خدا جیوں اور
مصرعیوں مغربیوں گراہوں حکمرانوں کو کس جنت سے ستم ہل آتے
اور اولیاء اللہ پر طعن کئے ہیں۔ ایک نیر زسد کے گا۔ حضرت آپ
تو جواہر خواہ ڈھیل دیتے جا رہے ہیں ان لعلوں کو کر دیکھئے است رہ
چو جاتیں را کھ کا ڈھیر!۔ جواب ملے گا۔ رحمت اللع میں کے
اسوہ حسنہ کا خیال آجائے دوزخ میں کر دیا ہوتا کھی کا۔

اب لکھئے کہا خط۔ راقم ہیں تاج الدین احمد رام نگر می چونکہ
رام نگر نارس میں ہے اور بنارس دہلی توں کا پورا ترحان ہے سب سے
شرع کرنے سے پہلے ہاتھ پیر دل کے، نگہ لکھئے چم بیچئے۔

خاب آھا صاحب آداب!

اس "آداب" پر آپ خفا نہ ہوں جب شاکر صاحب جیسے قلمی
صاحب مولانا قاسم عثمانی کو "تسلیم" لکھنے پر اتر آئیں تو آپ کو اس کے
ویدہ اور کس پیر کا سختی قرار دیا جائے۔ بہر حال بعد آد سے آپ
و مسلمات عرض پر دریا چوں کہ مولانا قاسم عثمانی کی پیروی کے
بعد آپ کی نگرانی و مزاحمت کو کی شدت ضرورت محسوس ہوتی ہے۔
آپ تو تفریح و مزاح کے لائق ہیں اس سے آپ سے، اس سے پہلے
ہونا "آگے" کو سوچ دیکھا نا ہے۔ چلنے اور روئے کی طرح تفریح و
مزاح بھی انسانی فطرت کی ایک طلب ہے اس سے پس منور نا عامر
عثمانی صاحب سے مخاطب ہونے کے بجائے آپ کی ساتھ تھوڑی دیر
گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

نمبر ششہ کے تخلیقی "اعزاز سخن" کو میں نے دیکھ کر خوش
دام عثمانی نے مولانا عبدالغفور کے مضمون جس میں آپ کی سب و ابویں تنقید
کی ہے وہ مجھے بہت مسند آیا۔ جب حق وہ اصل کھل کر دہر ہو جائیں
تو باطل کے مقابلے میں اسی طرح کے لب و لہجہ کی ضرورت ہو کر آتی ہے
یہ جماعت اسلامی داہوں کی بددوس، کل پسند نہیں کر اور سب
دل نہ تو ابھیں خارجی و حشمتی سب کچھ نہ لے سکتے ہیں۔ وہ صحت
اسلامی و لیس ہیں کہ ان کو اسی لب و لہجہ کے ساتھ دہر دیتے جیتے ہیں
جیسے کہ وہ ان کے پیر حرمند ہیں۔ یہی وجہ ہے جو حضرات کے
دماغ کا پارہا عسکری پر آگے سے یہی سب رو برو دیکھی ہوتی چل

ہے کہ اس میں سرور و شرف و کرامت ہے۔ یہی ہے کہ یہی وہ ہے جو حدیث میں
 مذکور ہے۔ لیکن یہی وہی کی دوسری معنی معلوم ہوں وہ یہ
 کہ وہی وہ ہے جو اس کے لئے وہی لاشعری سے ہے یہی ہے جو لاشعری کے
 ریل نامہ کے نام سے نام ہے۔ یہ وہی وہی ہے۔ یہ وہی وہی ہے۔ یہ وہی وہی ہے۔

مولا محمد علی سے مراد گیارہ سو سال ہے کہ اگر اس کے
 دور سے تھرت پرتی کے ساتھ ہیں تو وہ فترت بردہ میں درج ہو
 وہ اس کے ساتھ ہی فی وعدہ میں وہ اس کو دیکھیں، میں
 میں تھرت پرتی کے ساتھ مراد گیارہ کے ساتھ کام ہوتا ہے اور اس کے
 ہر سے مراد گیارہ کے ساتھ مراد گیارہ کے ساتھ کام ہوتا ہے اور اس کے
 اور اس کے ساتھ مراد گیارہ کے ساتھ کام ہوتا ہے اور اس کے
 یہ سن لوگ اپنی انھیں دیکھ چکے ہیں اور وہ جو دیکھتے ہیں یہی تھرت
 کے نہیں، یہ تھرت جو مراد گیارہ کے ساتھ کام ہوتا ہے اور اس کے
 گویا یہ مراد گیارہ کے ساتھ کام ہوتا ہے اور اس کے

نمبر پندرہ کا قافی جماعت اسلامی نذر "نظر آ رہا ہے۔" آغا خان
 کے بعد تھرت کی ڈاک "پر نظر پڑی تو معلوم ہوا کہ مولانا عارف عثمانی مولانا
 مودودی کے خواہدہ ریفٹ میں۔ نہ کہ کاروانہ بھی کتہ نما اور
 دیکھ پڑا ہے۔ پاکستان میں مولانا مودودی کے مخالفین پر وہ پیدائش
 کرنے پہنچے ہیں کہ مولانا مودودی کو بھارت کی ہر دو گز نہتہ روپیہ
 ہے۔ مولانا مودودی سے پاکستان حکومت کے خلاف باغیہ پڑ پڑ
 گرائی ہے۔ اب یہ جدید انگشت ہوا کہ مولانا عارف عثمانی مولانا مودودی
 سے تنخواہ پاتے ہیں۔ معلوم نہیں قطعاً یہ بات کا یہ کون قیمتی صورت ہے
 کہ ہندوستان کے خزانے کا وہ پیسہ پاکستان میں نہ پھر دیا ہے
 گھوم کر دیوین۔ تلمیہ سے ہی مولانا عارف عثمانی کو کپوں نہیں مل جاتا؟
 شاید تندرہ میں رہ کر پاکستان ہی کا کوئی اس بھگت ہے نقاب کرے۔
 سی مر سے میں مولانا عارف عثمانی کو منہ قی تھیرا گیا ہے۔
 جس سے گھر کر مولانا عثمانی نے لفظ منافق کی طرح لڑائی کی تاویس کو ملی
 ہیں۔ لیکن ان تاویس سے جھڑکی ممکن نہیں۔ وہ قدر یہ ہے کہ جو وہیں
 ہادی میں۔ سلام کی بہت سی اصوات و مسائل کا مفہوم دیکھا ہوگا
 (۱) شاہ ولی اللہ شاہ اسماعیل شہید حضرت سید محمد شہید حضرت
 مولانا عارف عثمانی، مولانا عارف عثمانی، مولانا عارف عثمانی، مولانا عارف عثمانی
 داسے قادیان کے تھرت اور مولانا عارف عثمانی کے تھرت

نمبر پندرہ کا قافی جماعت اسلامی نذر "نظر آ رہا ہے۔" آغا خان
 کے بعد تھرت کی ڈاک "پر نظر پڑی تو معلوم ہوا کہ مولانا عارف عثمانی مولانا
 مودودی کے خواہدہ ریفٹ میں۔ نہ کہ کاروانہ بھی کتہ نما اور
 دیکھ پڑا ہے۔ پاکستان میں مولانا مودودی کے مخالفین پر وہ پیدائش
 کرنے پہنچے ہیں کہ مولانا مودودی کو بھارت کی ہر دو گز نہتہ روپیہ
 ہے۔ مولانا مودودی سے پاکستان حکومت کے خلاف باغیہ پڑ پڑ
 گرائی ہے۔ اب یہ جدید انگشت ہوا کہ مولانا عارف عثمانی مولانا مودودی
 سے تنخواہ پاتے ہیں۔ معلوم نہیں قطعاً یہ بات کا یہ کون قیمتی صورت ہے
 کہ ہندوستان کے خزانے کا وہ پیسہ پاکستان میں نہ پھر دیا ہے
 گھوم کر دیوین۔ تلمیہ سے ہی مولانا عارف عثمانی کو کپوں نہیں مل جاتا؟
 شاید تندرہ میں رہ کر پاکستان ہی کا کوئی اس بھگت ہے نقاب کرے۔
 سی مر سے میں مولانا عارف عثمانی کو منہ قی تھیرا گیا ہے۔
 جس سے گھر کر مولانا عثمانی نے لفظ منافق کی طرح لڑائی کی تاویس کو ملی
 ہیں۔ لیکن ان تاویس سے جھڑکی ممکن نہیں۔ وہ قدر یہ ہے کہ جو وہیں
 ہادی میں۔ سلام کی بہت سی اصوات و مسائل کا مفہوم دیکھا ہوگا
 (۱) شاہ ولی اللہ شاہ اسماعیل شہید حضرت سید محمد شہید حضرت
 مولانا عارف عثمانی، مولانا عارف عثمانی، مولانا عارف عثمانی، مولانا عارف عثمانی
 داسے قادیان کے تھرت اور مولانا عارف عثمانی کے تھرت

نمبر پندرہ کا قافی جماعت اسلامی نذر "نظر آ رہا ہے۔" آغا خان
 کے بعد تھرت کی ڈاک "پر نظر پڑی تو معلوم ہوا کہ مولانا عارف عثمانی مولانا
 مودودی کے خواہدہ ریفٹ میں۔ نہ کہ کاروانہ بھی کتہ نما اور
 دیکھ پڑا ہے۔ پاکستان میں مولانا مودودی کے مخالفین پر وہ پیدائش
 کرنے پہنچے ہیں کہ مولانا مودودی کو بھارت کی ہر دو گز نہتہ روپیہ
 ہے۔ مولانا مودودی سے پاکستان حکومت کے خلاف باغیہ پڑ پڑ
 گرائی ہے۔ اب یہ جدید انگشت ہوا کہ مولانا عارف عثمانی مولانا مودودی
 سے تنخواہ پاتے ہیں۔ معلوم نہیں قطعاً یہ بات کا یہ کون قیمتی صورت ہے
 کہ ہندوستان کے خزانے کا وہ پیسہ پاکستان میں نہ پھر دیا ہے
 گھوم کر دیوین۔ تلمیہ سے ہی مولانا عارف عثمانی کو کپوں نہیں مل جاتا؟
 شاید تندرہ میں رہ کر پاکستان ہی کا کوئی اس بھگت ہے نقاب کرے۔
 سی مر سے میں مولانا عارف عثمانی کو منہ قی تھیرا گیا ہے۔
 جس سے گھر کر مولانا عثمانی نے لفظ منافق کی طرح لڑائی کی تاویس کو ملی
 ہیں۔ لیکن ان تاویس سے جھڑکی ممکن نہیں۔ وہ قدر یہ ہے کہ جو وہیں
 ہادی میں۔ سلام کی بہت سی اصوات و مسائل کا مفہوم دیکھا ہوگا
 (۱) شاہ ولی اللہ شاہ اسماعیل شہید حضرت سید محمد شہید حضرت
 مولانا عارف عثمانی، مولانا عارف عثمانی، مولانا عارف عثمانی، مولانا عارف عثمانی
 داسے قادیان کے تھرت اور مولانا عارف عثمانی کے تھرت

نمبر پندرہ کا قافی جماعت اسلامی نذر "نظر آ رہا ہے۔" آغا خان
 کے بعد تھرت کی ڈاک "پر نظر پڑی تو معلوم ہوا کہ مولانا عارف عثمانی مولانا
 مودودی کے خواہدہ ریفٹ میں۔ نہ کہ کاروانہ بھی کتہ نما اور
 دیکھ پڑا ہے۔ پاکستان میں مولانا مودودی کے مخالفین پر وہ پیدائش
 کرنے پہنچے ہیں کہ مولانا مودودی کو بھارت کی ہر دو گز نہتہ روپیہ
 ہے۔ مولانا مودودی سے پاکستان حکومت کے خلاف باغیہ پڑ پڑ
 گرائی ہے۔ اب یہ جدید انگشت ہوا کہ مولانا عارف عثمانی مولانا مودودی
 سے تنخواہ پاتے ہیں۔ معلوم نہیں قطعاً یہ بات کا یہ کون قیمتی صورت ہے
 کہ ہندوستان کے خزانے کا وہ پیسہ پاکستان میں نہ پھر دیا ہے
 گھوم کر دیوین۔ تلمیہ سے ہی مولانا عارف عثمانی کو کپوں نہیں مل جاتا؟
 شاید تندرہ میں رہ کر پاکستان ہی کا کوئی اس بھگت ہے نقاب کرے۔
 سی مر سے میں مولانا عارف عثمانی کو منہ قی تھیرا گیا ہے۔
 جس سے گھر کر مولانا عثمانی نے لفظ منافق کی طرح لڑائی کی تاویس کو ملی
 ہیں۔ لیکن ان تاویس سے جھڑکی ممکن نہیں۔ وہ قدر یہ ہے کہ جو وہیں
 ہادی میں۔ سلام کی بہت سی اصوات و مسائل کا مفہوم دیکھا ہوگا
 (۱) شاہ ولی اللہ شاہ اسماعیل شہید حضرت سید محمد شہید حضرت
 مولانا عارف عثمانی، مولانا عارف عثمانی، مولانا عارف عثمانی، مولانا عارف عثمانی
 داسے قادیان کے تھرت اور مولانا عارف عثمانی کے تھرت

نمبر پندرہ کا قافی جماعت اسلامی نذر "نظر آ رہا ہے۔" آغا خان
 کے بعد تھرت کی ڈاک "پر نظر پڑی تو معلوم ہوا کہ مولانا عارف عثمانی مولانا
 مودودی کے خواہدہ ریفٹ میں۔ نہ کہ کاروانہ بھی کتہ نما اور
 دیکھ پڑا ہے۔ پاکستان میں مولانا مودودی کے مخالفین پر وہ پیدائش
 کرنے پہنچے ہیں کہ مولانا مودودی کو بھارت کی ہر دو گز نہتہ روپیہ
 ہے۔ مولانا مودودی سے پاکستان حکومت کے خلاف باغیہ پڑ پڑ
 گرائی ہے۔ اب یہ جدید انگشت ہوا کہ مولانا عارف عثمانی مولانا مودودی
 سے تنخواہ پاتے ہیں۔ معلوم نہیں قطعاً یہ بات کا یہ کون قیمتی صورت ہے
 کہ ہندوستان کے خزانے کا وہ پیسہ پاکستان میں نہ پھر دیا ہے
 گھوم کر دیوین۔ تلمیہ سے ہی مولانا عارف عثمانی کو کپوں نہیں مل جاتا؟
 شاید تندرہ میں رہ کر پاکستان ہی کا کوئی اس بھگت ہے نقاب کرے۔
 سی مر سے میں مولانا عارف عثمانی کو منہ قی تھیرا گیا ہے۔
 جس سے گھر کر مولانا عثمانی نے لفظ منافق کی طرح لڑائی کی تاویس کو ملی
 ہیں۔ لیکن ان تاویس سے جھڑکی ممکن نہیں۔ وہ قدر یہ ہے کہ جو وہیں
 ہادی میں۔ سلام کی بہت سی اصوات و مسائل کا مفہوم دیکھا ہوگا
 (۱) شاہ ولی اللہ شاہ اسماعیل شہید حضرت سید محمد شہید حضرت
 مولانا عارف عثمانی، مولانا عارف عثمانی، مولانا عارف عثمانی، مولانا عارف عثمانی
 داسے قادیان کے تھرت اور مولانا عارف عثمانی کے تھرت

مولا نا اہل ان کے رفقائیں پائی اور بھی قرآن و سنت سے متعلق تھے۔ ان میں سے
 ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ کوئی ان کے ساتھ نہ کہیں، مگر ان کا کٹھن و کورس
 تاکہ حق کی طرف رجوع کرنے میں رکاوٹ نہ پڑے۔ یہ بھی مانیں رہے۔
 اس کے جواب میں جو کچھ باتیں بھی لگتی ہیں اور جو بھی طریقہ ہے کبھی
 لگتی ہیں ان سے غالباً سادہ سے ہی بڑے لگے حضرات واقف ہیں اور لگے
 ان کو دہرا سنے کی حاجت نہیں بلکہ ان کی طرف اشارہ تک کہ قرآنی
 معنیوں، مگر صرف موقع کلام کی سبب سے یہاں گروہ مخالف کے ایک
 بہت بڑے نمائندے کے چند جملے یا نعرہ جو ان کے توڑ پھوٹ
 کیجے جاتے ہیں۔

”ہمارے زمانہ کے شیعہ بچے جن کے پاس مسم ہے،
 تقویٰ کیا سمجھتے ہیں کہ زبان و دماغ کی ترقی ہو جائے
 اپنی بد بختی کے اظہار کے اند کیا حیثیت رکھتے ہیں؟
 یہ کجف ان کی شان میں ہوا یا نہ کئے ہیں؟
 ” بد بخت ان کی شان میں بد گوئیوں کرتے ہیں
 سوائے بد بختی کے اور کیا ہے؟ اس فیصلہ کو لگایا
 ملاحظہ فرمادیں کہ اس وقت کو فائدہ کیا ہے؟“

حضرت مولانا محمد رفیع الدین کا بغیرت، امر و نہی، استنباط و تفسیر
 متین، ارحمن و ارحم عالمی کلاس سہا پنڈو۔۔۔ مطلوبہ مدت برقی پریس
 مرد آباد۔

بعض لوگوں کا خیال ہے (اور یہ باتیں خود میں نے اپنے کانوں سے
 سنی ہیں) کہ مولانا محمد رفیع الدین کے رفقائے اہل حقیت و ایمان ہی
 اپنے زہد و انکسار کی نمائش کے لئے دعوتِ اسلامی کو تیار کیا ہے اور نہ وہ
 حکمت و تدبیر اور خود پختگی کو ہی مصلیٰ کو۔۔۔ سے لے کر یہاں تک کہ
 یہ بات بد اثر ہے غلط ہے اور غلط بھی ایسا نہیں بتا سکتا۔ مولانا امین الحسن
 اہل حقیت سے مولانا محمد رفیع الدین کی ایک تصویر تیار ہو چکی ہے جو
 تحریر فرمایا تھا

”میں مولانا کو نہیں دلاتا کہ ان کو مولانا محمد رفیع الدین صاحب
 ان کی کوئی عقلی دلائل سے واضح کر دی جاتی ہے تو اس نے
 تسلیم کر لیتے ہیں ان کو دیکھنا ناظر انہوں نے بہت سے
 مولانا محمد رفیع الدین صاحب کو بھی تحریر ہو گا کہ ایک دس سال کے

عقبات ۹ جو ہی مولانا محمد رفیع الدین سے جماعت اسلامی کا کام کی اور
 میں صاحب نہیں سنبھالے جو ہی مولانا محمد رفیع الدین کو دی گئیوں جس پر
 ۱۰ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۱۱ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۱۲ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۱۳ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۱۴ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۱۵ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۱۶ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۱۷ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۱۸ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۱۹ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۲۰ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۲۱ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۲۲ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۲۳ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۲۴ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۲۵ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۲۶ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۲۷ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۲۸ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۲۹ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے
 ۳۰ پھر یہ کہ ان کے بعد سے اپنے قوت سے پر قوت۔ لکھے

خبر اس سوال کی میں چھوڑنے اور اب لائیک دوسری عبارت
 حاضر ہے جو ان کے عملی کام سے متعلق ہے۔ مراستے ہیں۔
 ”اب یہ دیکھئے کہ جس جہیز کی طرف میں آپ کو دعوت دے رہا ہوں
 وہ جو طریق کار اس کے لئے پیش کر رہا ہوں آیا قرآن کی دعوت دہی ہے
 اور نبی و علیہ السلام کا طریق کار، وہی، یا سب سے باخبر، اگر قرآن و سنت
 سے یہ بات ثابت ہو جائے اور آپ کے نزدیک قرآن و سنت ہی اصل
 ذریعہ ہدایت ہوں تو میری بات مانیں، اور میرے ساتھ آجائیے۔ اور
 اگر اس دعوت میں اس طریق کار میں کوئی چیز قرآن و سنت سے ٹکرائی ہوئی
 ہو تو اسے مختلف سے ہٹ کر دیکھئے، جس وقت بھی اور میرے رفقائے
 و مشفقہ ہوں گے گا کہ ہم کہیں ہاں لایا بھی قرآن و سنت سے پہنچیں
 تو آپ مشورت۔ یعنی اس کے کچھ بھی کی طرف رجوع کر سکتے ہیں ایک
 سے لے کر دوسرے تک۔ یہی نہیں ہیں؟“

(دواد جماعت حضرت مولانا)

پچھنے اس سے بہرہ و دستاویزات اور کیا بھی ہاں لکھتی ہیں؟
 ”میں یہ صرف قرآن و سنت سے پہنچتی ہوں جو میری طرف سے کھلی
 ہو کر ہو سکتی دعوت دی گئی ہے بلکہ استدعا و تقویٰ کا یہ حال ہے کہ

جوں سے "حقوق المرء میں" یہ صاحب رسالت
مولیٰ باد و دوزی و دوزید و دوزی و دوزید و دوزی و دوزید
میں عروں کر کے اس عبادت میں رہ کر کچھ بھی نہ
کی بات ہے کہ یہی کہتا ہے "سودا کی ایک پوری مصلحت
انھوں نے یہی ایک مصلحت پر مشتمل ہو کر دی اور اس
علاقہ کو دیا۔ یہ کہہ رہا ہے کہ ان مصلحتوں میں
ہذا مصلحت سے پہلے بھی تھا اور وہ مقامات کو پیش کر رہے تھے۔

"حقوق المرء میں" مولانا کا ایک مشہور رسالہ ہے، جب
ترجمان القرآن بیچ لا کر تاج دی رہا۔ مصلحت میں تا اگست
کی کجی کی اشاعت میں بہت اہم کوئی شائع ہوا تو سورنا سالی نے اس کے
ایک فقرہ کی طرف توجہ دلائی اور مولانا نے اسے غلط نہیں بلکہ جہان
سے مصلحت میں اس کا ذکر کر کے بوجھ کیا۔ فرماتے ہیں...

"ایک دوست نے میرے حضور "حقوق المرء" میں
اس فقرے کی طرف توجہ دلائی ہے۔"

"اب، اگر کوئی شخص چاہے، یہ کہہ سکے کہ اس کو روح کا حق
دیتے ہو تو گویا وہ اس کی مصلحت میں ضائع کرنا ہے۔"

یوکتب اللہ کی مفرور کجی کی تصدیق فرمادے۔

فی الواقعہ کشیدہ الفاظ لکھیں گے جس سے چمک بھڑکی
جس قول سے، خلاف کہتے ہوئے ہیں یہ یہ غلط

لکھے ہیں وہ حضرت مصلحت سے مروی ہے، اور حضرت
مصلحتی دین مصلحت سے ہی ایک قول اسی حق میں مقبول ہے

بے گناہ نہیں ہے کہ میں نے بے گناہی سے اس
قول کے خلاف ایسے الفاظ لکھ دیے ہیں سے ان کو

ہستیوں کی فتن میں سور دیکھا ہو مگر انھوں نے
نہ کہہ کر اس فقرے کو نقل کر کے یہ الفاظ لکھے ہیں

"اور یہ معاملہ یہ کہ اب اللہ کے بند کی یاد و حد
و نہ ہے" لہذا میں نے اس کو خط لکھا ہے جس سے

مجھے میری مصلحت پر شبہ نہ ہو۔
اور جس طرح وہ صاحب رسالت سے تعلق رکھتے ہیں

پھر اسی کتاب میں میں مصلحت سے کہے جس میں مولانا نے "حقوق
مرء" کا مصلحتی مصلحت کے حق میں استعمال کیا تھا، اس پر جس کو گواہ

مصلحتی مولانا نے "حقوق المرء" میں
"حقوق المرء" میں "حقوق المرء" میں

"حقوق المرء" میں "حقوق المرء" میں
"حقوق المرء" میں "حقوق المرء" میں

وہ ۱۹۲۲ء تا ۱۹۲۹ء میں سے بعض حضرت کو
علاقہ میں ہوں کہ وہ مصلحتی مصلحتی مصلحتی

کو کہتے ہیں میں سے دو مصلحتی مصلحتی مصلحتی
ہو جائے لیکن اگر وہ وہ مصلحتی مصلحتی

ہیں اور وہ مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی
کے مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی

وہ مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی
حقوق المرء میں مصلحتی مصلحتی

ہاں دوسری قسم کی مصلحتی مصلحتی مصلحتی
مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی

مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی
مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی

مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی
مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی

مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی
مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی

مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی
مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی

مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی
مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی

مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی
مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی

مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی
مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی

مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی
مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی

مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی
مصلحتی مصلحتی مصلحتی مصلحتی

ہو سکتا ہے۔ سوچیں کہ یہ ہے اس کو صبح و شام کے بعد اگر خود دیکھتے
 کارہ و خیر و بد، بے نگرانی پر صبر و صواب پر اپنی نگاہ سے
 نہ ہار سکتے۔ گئے ہیں پتہ، بقا کو نظر سے دور ہر طرف لگتے
 کا دل نہ لرزے، اور جس کے منہ پر قیام کی شکل میں چھپے، اسے
 کون سی بات بھی نہ پھرے، صبر و صبر، قیام کی شکل میں چھپے، اسے
 مگر جس کے ایک ہر وہ چاہ مولانا، صبر و صبر، قیام کی شکل میں چھپے، اسے
 سنے دوس سال کے عہد میں صبر و صبر کے بعد بدیہی الفاظ اسے ملے کی ہے۔

"آپ ہی نہیں فرمائیے حضرت! ہوا پر کے متعلق یہ کہہ جانا
 کہ گویا وہ اس طرح حدود و انتہا سے صریح تہذیب و تمدن ہیں
 یا مفراتی کو فن حدیث میں ناخوش کیا ہے کہ اسے کمال
 کے ذوق سے مستلزم نہیں ہو گیا ہے؟ جو یقیناً ان کا
 منصب نہیں ہے۔"

ترجمان القرآن، جلد اول، تا جب سنہ ۱۳۵۷ھ
 رابع، ۱۳۵۷ھ

مستشرقین کی اس عبارت پر مولانا مودودی نے ایک نوٹ درج کیا جو
 جہیں نے وضع فرمایا ہے کہ جس فقرہ سے رجوع کیے ہوں گے ان کے
 پس، تعلیم ایسا پرانے برسے ان کی بنیاد رکھی گئی ہے کہ یہ شخص صواب کی
 تعزین کرتا ہے۔ ہر شخص صواب و عدل سے بجا و ذکر تک پہنچتا ہے۔

اس کتاب "حق و باطل" کے ایک اور مقام پر، صبر و صبر کا طاق
 نے ۱۳۵۷ھ میں کی ہے اور صرف اپنے ہی سال میں اس کا طاق
 کیا ہے بلکہ فقہ و صفت، بنو "شہادت" میں ہیں جگہ دی ہے اور
 وہ بھی دوسری تحریروں کے پیچھے نہ پڑنے دے، بلکہ یہی طریقہ ہے
 ترجمان القرآن، جلد اول، تا جب سنہ ۱۳۵۷ھ میں لکھی ہیں

"پچھلے دنوں صبر و صبر کے دور، اس کے مسئلہ میں
 نہ کہ کا کا صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 ایک، و فقہ و صفت میں میری کتاب "حق و باطل" میں ہیں
 کے ایک بار، صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 فقہ و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 اور احکام فقہ و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 مولانا صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 کی، معلوم ہو کہ فی الواقع اس میں جگہ جگہ صبر و صبر کے

و احکام فقہ و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 میں کہ صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 و فقہ و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 ہے جس میں صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 ہیں وہ بھی اپنے صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 ان میں صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 کی کو شش صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے

اس کے بعد صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 یہاں یہ بات راقیہ ذکر ہے کہ مولانا نے اصل میں یہ مضمون
 قیام صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 تا واقعہ ۱۳۵۷ھ کے بعد صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 بھی یہ صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 میں ہوئی رہی ہے، صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 نہیں ہے کہ جب کسی صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 نہ کہے، صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے

"صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 کا ایک باب صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 فقہ و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 دیا گیا ہے اس کے الفاظ میں ہے۔"

"(پڑھنا) صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 سے "صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 عقوبت جو صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 کے بعد صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 معلوم ہو کہ صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 کا تحقیقی مطالعہ، صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 وہ، صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 نہیں کہ صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے

چونکہ اس موضوع پر بحث مودودیں درج ہے، صبر و صبر کے
 "صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے
 یا کہ کو صبر و صبر کے بعد پر کیا ہے، صبر و صبر کے

تجربہ دیکھی ہے کہ کچھ نہ رہا ہو سیکے یا نہ ہو سکے۔ اس لیے
 اس سے بھی اس میں کچھ نہ ہو سیکے۔ اس لیے اس میں کچھ نہ ہو سیکے۔
 اس لیے اس میں کچھ نہ ہو سیکے۔

”میری رشتہ متعلقہ مومری صاحبہ سے مل جی، ہاں۔
 چھوٹا فرما سہائیں ت کی تردید نہ نہیں چاہتا، جس مقصد
 کے لئے انھوں نے یہ سب کچھ کیا ہے، اس سے میں خود تک
 کھتا ہوں اور حسب مقاصد کا حصول اس کی رشتہ میں
 فی قسم کی تقریر پر نوٹ ہے کہ اگلے سے اس سے کہہ سکتا
 ہے۔ نتیجہ۔ مزید بر حسب شخص سے۔ چہ سے وہاں رہتا ہے وہ بھی
 مقاصد کے لئے کہ اس مومری صاحبہ کو اس کی جی بوس کی جھین
 و، ذیل مومری صاحبہ کی اس سے کہ اس کو انہی صاحبہ ہیں
 یا کہ یہ دیکھا گئے، اس میں اس سے کہ اس کی کاشت
 کی گئی ہو۔“

چھڑے چلے کہ آپ سے ملوں۔

”جس شخص کو ہم سے اہل حق ہو اس کے لئے یہ صفت تھکے ہوئے
ہیں مگر بحث علمی رنگ کی ہوگی وہ عقیدت سے پاک ہوگی کو ہم
بھی سمجھ سکتے ہیں اس میں تضاد نہیں ہے اور اگر اس کا مقصد عداوت
ہی کسی شکایت کو رفع کرنا ہوگا اور جو اس میں ہم پر کسی بھی صحت
تھے یہ نہ ہم اس کو سبب و کاست تعلق کر دیں گے، اور
حق ادا کا مدافعت سے پرہیز کر رہے ہیں، بعد میں تنقید پر کائنات
کا پدید ہونا ضروری ہے، مگر ہم ان کے لئے کوئی راستہ درج
نہ تو وہ سرسبز راستہ رکھیں گے اور سب کو اس کا بہت وقت
وہ وہ یہ فتنہ سب مختلف بازی میں مصروف ہوگا، لہذا اس وقت ہ
کی حد تک بھی نہیں ہوسکے چند صحتی تقریر کر دوسرا مسئلہ

حد ف و خلافت کے بعد میں اور مالک پراہز میں تو یہ چہاڑو آپس میں
 معلوم ہوا میں ملاحظہ فرمادیا اب اس بعد میں اور مالک پراہز میں
 معلوم کر کے تھے صرف یہ ایک شہید پھر یہ ہے کہ شہید ہوا یہ ایک شخص
 بھی صحیح یہ ہے کہ تھے جو اس کا حسن کو کسی طرح عیاں نہ ہو اس
 تھوڑی کر کے صحیح یہ ہے کہ سو چہاڑو اس میں وہ تھے یہ ہے کہ
 وہ وہ نہ تھے نہ وہ یہ نہیں تھے نہ وہ یہ نہیں تھے نہ وہ یہ نہیں تھے
 تھے یہ وہ تھے یہ وہ تھے یہ وہ تھے یہ وہ تھے یہ وہ تھے یہ وہ تھے

[illegible]

ظریات میں خدا پرستوں کے لئے جو نئے نئے دعوے
 اصرار کا یہ سچے نئے دعوے سے قائم رہا ہے۔ ہرگز
 بعد کو کھربا نہ ہو۔ جو خدا پرستوں کے لئے یہ دعوے
 ہوئے وہ سب ان کے لئے ہی تھے، جو ان کے لئے ہی تھے
 جس سے ہمیں یہ کہہ سکیں گے کہ یہ دعوے ہی تھے
 ہمیں یہ کہہ سکیں گے کہ یہ دعوے ہی تھے

[illegible]

دیر کی تصریحات سے ہر قاری آس پاس کی سبکدوشی سے مطلع ہو گا۔ ہر قاری آس پاس کی سبکدوشی سے مطلع ہو گا۔ ہر قاری آس پاس کی سبکدوشی سے مطلع ہو گا۔

جہانگیر کا قصہ کہ تم کا تعلق ہے، اس سے سبھا سارے
 مورخوں کے ساتھ فراغت رکھے کا شرف حاصل رہا ہے اور اب بھی اس کے
 ایک شہ کا جو یہ مورخ مائے ذمہ ہے بلکہ اس سے بھی غور کو اس وقت سے
 ۱۵۵۶ء میں سے مورخ کو شعاعاں، عطر اہستہ، اشکات، باشکوہ
 تہیں، طبع و نفسیت، مقبول و اس قبیل کی مشہور و یادگار
 نقد پر اس کی جو باتیں کہیں غور سے یہ نثر و معقوتہ و غدا
 ۱۵۵۶ء کے ملک کی وہ ۵۰ پڑ گئے ہیں میں یہاں پہلے موصوعہ کا حق رکھے
 ان میں سے چیر و کرنا جو جس سے طریق یہ ۱۵۵۶ء میں گئے کہ میں
 ایک مورخ کا یہ قصہ سنا جو صرف قصہ و نثر کے صلی تہا پہلے گئے
 راجہ ۱۵۵۶ء میں راجہ ملک سے تھیں فریاد میں یہ بھی ہے

میں نے جس نامیہ میں رہا ہوں

میں نے لکھا تھا وہ دو دھت جتنے موم ہیں چاہے میں جو
کارٹر پر کچھ بیچ رہا ہوں بہت حال سے لے کر "جاوید" کے
"دو دھت" شریعت میں اس کا سودا کرنے کا حق نہیں ہے۔
لیکن دوسرا فن جس شخص کو ہی کے مصلحت میں سے صرف ملے گا کیا ہے
اس نامیہ کی کیا وجہ ہے؟ یہ سچا جواب ہے۔

"دو دھت" موم میں جو رہے ہیں سے ہر کچھ میری ہے

ایسا بھی وہی ہے، جس شوری کے جس فیصلے کا آپ سے جواب

دیا ہے وہ، اصل ایک مدت ضرورت کے موقع پر کیا گیا تھا

میں جب نظر بند تھے، ہاؤس کو "موم" کو کرکری بیٹھ

کی حالت بہت خراب تھی، اور اگر شوری طور پر اس کا کوئی علاج

نہ کیا گیا تو اس کا مضمون بڑھانے کا، میں نے فیصلہ کیا، ایک وقتی

مصلحت کو ملحوظ رکھ کر اس کے لئے ایک خاص رقم

وقت مادم کی گئی اور اس کو یہی اختیار دیا گیا کہ یہ رقم ہر

وہ خود ہی جیب سے لیں، قریبی مہینہ دو دو سوئس

سے مدد کر ضرور بھر کریں، اس طرح کے معاملات میں

تناقض کا سوال اٹھان درست نہیں ہے۔"

ایک شخصہ دار نے ترغیب نہ لے کر "میں معصوم ہوں" پر

فیصلہ مستعد تھی، جب کہ حکم کے شائع ہو رہے ہیں، اس سے ان معصوم

کے یہ زبردستی کی اور بہت سے مفادات کا نقصان کر کے مولانا کو لکھا کہ یہ

ہرگز لزبت کے مفاد کے مطابق نہیں ہیں۔ براہ کرم آپ ہی اس کے لئے

رحمت فرمائیے، مولانا سے اس اعتراض کو تسلیم فرمایا، وہ لکھا کہ:—

"براہ شیعہ کتابوں پر جو تبصرے ترقی، ان کے مفاد کے مطابق

نہیں ہوتے مگر میرے لئے اہم ممکن ہے کہ کتابوں پر خود

تبصرے کر دوں، لیکن تو یہ دعا ہے تحقیق میں مدد کیے بغیر

مشکل ہی سے وقت ملے گا۔"

میں نے مولانا کے یہاں یہ اصول لکھا: "لیکن اگر وہ دو خط میں لکھے

میں سے کہی جا رہے ہوں تو میں ان معصوموں "مسکب" سے طریقہ اختیار

میں میں بہت متعلق جس شخص میں ہیں کہ وہ مولانا سے ضرور فرمایا۔

"آپ سے مسلک عدل کے حق میں جو راہیں ہیں ان سے

میں سے ہیں، یہ سچا ہے، یہی ہے سچا جواب نہ آپ کی

نکاح سے وہ اصل کث میں میں گزری ہیں میں کا سب

کی ایک دوسرے ہر تہ میں نقل کی گئی ہیں، اگر آپ اصل

جواب میں کا پڑھیں تو یہ معلوم ہوگا: "میں صریح"

نہ ہٹیں، مگر اس کی چھٹ میں میں، بلکہ نرہ میں

میں ہی رہا گیا ہے، یہاں سب صورت میں رہی گئی

میں، میں نے صرف اس کی ایک جھلک دیکھی ہے جس

وگاہ یہاں ہو گئے، اگر کہیں بعض سے اصل جواب نہیں

نقل کر سکے، میں معاذ کا پورا لکھتا ہوں کہ دینا اور معلوم

ہو رہا ہے، یہ وہی چیز ہے کہ آپ سے پوچھ رہی ہیں، ان کو

قبول کرنا میرے نزدیک بھی وقت کے خلاف ہے، کہنے

والوں سے جانتا تھا جس رنگ، انداز و الفاظ میں بھی ہے

اس کو اسی طرح پر ترجمہ کرنا ضروری ہے، کہیں دوسرے

جواب یہ نہیں بھی نہیں اس وقت ان کے پیش نظر نہیں

تھا کہ ہاؤس میں وہ نہیں لائق الامان سمجھے دے تو گ

ہمارے ساتھ سے ملے ہوئی ان ہاؤس کو کس جہ میں دیکھ

چاہیں گے۔"

نوشل کے مسئلہ میں مولانا نے لکھا تھا کہ مختلف چیزیں لکھی ہیں

اس کو لکھ کر کے پڑھنے سے سخت تھا، لیکن اس سے لکھا ہے، میں سے

اس بار ہی تحریروں کا جو ذکر کرنا، اسے وصاحت پر ہی تو آپ سے فرمایا

"میں نے اس میں سب جو کچھ لکھا ہے سوچ کر لکھا ہے اس کو

میں مولانا سے مشورہ کر کے آپ دیکھیں گے تو آپ کو قصداً

قصداً لکھا، لیکن ہر جہاں سے لکھا اگر مولانا کو لکھا میں

دیکھیں گے تو مولانا کی مہربانی آپ پر واضح ہو جائے گی۔"

دکھو یہاں وہ دھڑکتا ہے

میں نے مولانا سے مشورہ بہت سے مفادات کا جواب دیکھ کر فرمایا کہ

آپ کی یہ رائے شہادت سے مطرانی کے راقی مطرانی سے مولانا سے فرمایا۔

"میں نے مولانا کو اس سے کہا، تو بھی نہیں کہ، مولانا

مولانا، یا میرے کہ، مولانا کی یہ پڑھ کر کسی سے

مولانا نہیں جانتا اس کا وہ نہیں مولانا کو لکھا

اور اس کے ساتھ یہ صرف وہی نہیں کہیں یہ جوں کہ

تو مولانا کو لکھا کہ مولانا سے لکھا ہے، یہ بھی

یہاں پر کسی نہ رہا درویش کو گناہ نہ ہو پہلی شکل پر ہے
یہاں جو رہا ہے عین غلبتِ ابرو
حقیقت حیا نصرت کرتی ہے اسے یہ بھی دیکھی ہو
علیہ السلام رہا تھا یہاں مسکند و قسطنطین پہ

مردوں میں سے پہلے نام کے بیچوں میں طرح لکھی
 ہے کہ جو بھی عہدہ دار ہو جو جس کو
 چھٹی تیج میں دیا ہو وہ خود صاحب
 لکھنؤ ہی تھا، لہذا اس سے کسی قسم کی
 جو بات پہلے سے معلوم ہو رہی ہے اس کی
 بات بھی نہ کہہ سکتے ہیں جو بھی ہو گا
 سب سے پہلی سید کرتا ہے اور عہدہ دار میں
 مسالک پر لکھا گیا ہے کہ یہ کیوں نہ کہہ سکتے ہیں
 صرف مسالک کے صنف کو یہ کہہ سکتے ہیں جو
 پہلے سے یہ کہہ سکتے ہیں اس کی کوئی شک نہیں
 ہوتی اس لیے کہ کسی طرف تو ہم کہہ سکتے ہیں
 ہیں لکھنؤ کو اس کا کہہ سکتے ہیں لکھنؤ
 جاسکتے ہیں اس سب سے کہہ سکتے ہیں
 رہے ہوتا ہے۔

اس کے بعد میں نے متعدد اشکالات حل پہلے
 میں لکھے تھے لیکن حوت کے لئے سے یہ کہہ سکتے ہیں
 لکھنؤ کو۔

"اور مجھے یہ کہہ سکتے ہیں کہ سب سے پہلے
 اس سے لکھنؤ کے جس سے اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 گمان ہے کہ اس کا تو ضرور اس کو کہہ سکتے ہیں
 نزدیک یہ بڑی کمزوری ہے کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 نام کے قس کو سب سے پہلے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کیا ہے، لیکن اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 اور اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں۔"

یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 لکھنؤ کو اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں

وہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں

کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں

کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں

کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں
 کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں

لو آخر فتنہ طوفان مسلح ہو جائے گا۔ یہی ہے جو حکم عقل
تعمید کو بڑھاتا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ اس کے واسطے تک
عقلی ہے کہ مومنوں کو عقلی طور پر اس کو بہت سمجھنا ہے جو
میں دھرم و عبادت کی توجہ میں کر دیں گے۔
گر کہہ سکتے ہیں کہ عقلی میں عقل و حکمت سے
میں کام لیا جاسکتا ہے۔ در قرآن و حدیث کے حکمت کے
بعد اس کے مشاہدات و اجتہادات میں عقلی عقل و
بصیرت بھی ہیں۔ لیکن عقول میں جن مسائل سے بحث کی گئی
ہے وہ خدا و بندہ کا دینی تعلق ہے اور اس میں دینی کی
قسم کا استنباط ہے۔ اجتہاد میں نہیں کیونکہ اس میں دینی کی
میں عقل کی دسترس ہے۔ ہر سچے مومن کا جو یہ ہے
کہ قرآن و حدیث کے حکمت کو حسب مختلف طرائق کے دیکھنے
لوگوں پر مجبور کیا جائے گا اور اختلاف و نزاع قائم ہے۔ وجود
ہے وہ لوگوں پر لازم ہے کہ وہ کسی نہ کسی مذہب و مذہب
و اجتہاد سے کام لیں۔ یہی ہے کہ اس میں عقل ہی کے
ذریعہ پر عمل کیا جاسکے گا کہ کون سے استنباطات و اجتہادات
قرآن و حدیث کی رو سے قریب ہیں۔ وہ کون سے ہیں۔
جہتے قریب نظر آئیں گے۔ ان کا اسی قدر توجہ یا گوارہ کئے
ہیں کوئی اور امر شرعی مانع نہیں ہے۔ بعد قرآن و حدیث
کو مصلحت مانا ہے کہ بعد فقہ کی طرائق عقول کو حد تک کر لینے
میں بھی کوئی غرضی دکھائی نہیں دیتی۔

اور اسے میرے قریب کے جو اب میں جو کچھ قرار فرمایا اس کے مطابق ہے۔

میں نے مذہب فقہ کے بارے میں جو کچھ مختلف مواقع پر
لکھا ہے اس کا مجموعی مفاد یہ ہے کہ میں جس میں مجھے تحقیق کا
موقع ہے اس میں ضرورت نہیں سمجھتا اس میں فقہی
فی بیرونی کرتا ہوں۔ درجن مسائل میں فقیہ کا موقع ملتا ہے
اس میں چاروں مذہبوں کے مصلحتوں کو دیکھ کر اس کا مسلک
قریب و اجتناب ہے۔ یہی ہے کہ اس میں اس کے عقول کے
بارے میں میرے مسلک میں نہیں۔ اصل چیز حد میں
حد میں ہے۔ اس کے لیے اس حد سے ممانعت میں

دیکھیں یہی کوشش رہی ہے۔ تاہم وہ اس سے بھی
مادہ خدا ہوں مگر کسی ایک مسئلہ سے مسئلہ ہوں
ضروری ہیں سمجھتا۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس طرح پہلی صفحہ کے مطابق عقلی
کو فقیہ کا مسلک ہے۔ اس میں عقلی طور پر اس کو بہت سمجھنا ہے جو
ہوں کہ اس میں عقول میں سے اس مسئلہ کو پہلے ہی تحقیق میں ہی
و عقلی بات کو سمجھنا ہے۔ اس میں جو بات ہیں وہ ان کے لیے
اس میں اس کا جواب دینے میں عقلی چاہتا ہوں۔ کیونکہ
اس میں مسلک عقلی و عقلی و عقلیت مجموعی و سراپا
ترتیب ہے۔ میں نے ذکر کیا ہے کہ اس کے بیان کے
میرے نزدیک شیخ یہ ہے کہ اس میں مسلک کی جو چیز کتا بہت
اسے عقلی نظر نہ آئے۔ مسئلہ خدا ہے کہ اس میں عقلی
میں عقلی مسئلہ کے سبب کہ اس کو برعکس مانا جاتا ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ مولانا کے بیان کردہ ہر طرف کو عقلی مان کر سے جو اس کا
تو تسلیم کو یہ ضروری ہے۔ نہیں ہیں۔ وہ پہلی ہی لکچر میں اور یہی
ہی تحقیق کے مطابق ہی رہے۔ اس میں وقت تک قائم ہو سکتے ہیں
جہاں تک اس کی صحت کا میں یقین ہے۔ مگر یہ مولانا کے بیان سے
سے یہ ثابت نہیں ہوئی کہ وہ عقلی اس کے برعکس کہ عقلی
تر رکھتا ہے اور اس کے بعد عقلی اس کے بعد عقلی اس کے بعد
میں ایک بہت بڑا دوسرے ہیں۔ اس میں ہی جیسے جس کی وہ میں ہوں
کی ہے نہ کہ ذکر کیا ہوں اور اس میں کہ دوسرے عقول کو بھی اسی قابل
قدردان سے متصف ہوں۔

میں نے جن خطوط سے مولانا کے جہانات اور کے صحت میں عقل
کہتے ہیں وہ میرے نام لکھے ہوئے ہیں خطوط کے برائے اشاعت رہتے
مگر میں نے ان کی ہدایت کے بغیر انہیں شائع کرنے کی صرف دوجہ سے
حرمت کی ہے۔

ایک نوید کہ اس میں مولانا کے خطوط میں کوئی سہ نہیں
پائی جیسے مذہب کے مولانا میں مذہب لکھے ہوں۔ تو عقلی مذہب کے بارے
میں جو مولانا میں ہے اس میں اس کا کہتا ہے اس میں اس کا
یہی نہیں ہے جو صرف ایک شخص کے لیے محدود ہے اس میں اس کا

شریکِ روحِ یاس کے نام

شمس توید عثمانی

نوٹ: یہ نظم مس ہات کا دشمن موت ہے کہ شعر کی رنگینی، روحانی اور دھوکس کا سرور
آدرگیاں فکر و نظر پر ہیں بلکہ فکر و نظر کا حد حقیقت وہ تجزیہ کی پاکیزگی کے ساتھ بھی ایک اچھا
نوع شعری تقاصوں کو جو وہاں بیکر و شاد ہے۔ ایک نظریہ: اس شوہر کا یہ کہہنا۔۔۔ (عالم فہمی)

شریکِ روحِ یہ دوری دوں کو شاق بھی ہو
میں جبرِ زیست نہیں اس کو فرض کہتا ہوں
حقیقتوں کے تقاضے سمجھ کے چلتا ہے
میں تجھے نورِ سہی زندگی سے دور نہیں
ترے سکون کی تعمیر کا جنوں ہے مجھے
نشاط و کیفِ محبت کا ارتعاش بھی ہے
طلب میں غنِ پسینہ کا رنگ بھرتا ہوں
قدم قدم پر تیری یاد کا سہارا ہے
پہ کاوشوں کا سسل پہ کشکش یہ فشار
تری "لطیفِ محبت کا عتبہ دے دے"

بنامِ فرض مگر لذتِ فسراق بھی ہے
تری حینِ تہنا کا تسرُض کہتا ہوں
ہر ایک خواب کو تقدیر سے بدلتا ہے
یہ واقعات کا احساس ہے غم نہیں
خبر نہیں غمِ دو دیاں پسند کیوں ہو مجھے
مگر حیات میں اک منزلِ معاش بھی ہے
میں زندگی کی حسیں سزا و پہ مرتا ہوں
ترے شاعرِ غم زیست کتنی پیارا ہے!
نہ زندگی سے بناوٹ نہ زندگی سے فرار
دیا بغیر میں جیتا ہوں تیری یہ دیکھے

یہ خشکِ زیست کی رفتار جب تھکا دے گی
ترے خلوص کی جنت مجھے صدمے کی



فغان

اور شہد کو شرفاری

تیرے ہاتھوں اٹھ گیا دنیا سے تیرا اعتبار
غیر آج مورا سا دیر شہر شہر ہوا
غیر کی مٹی میں لیا رہے جو ہیں اور ہوا
خس خساں کی مائے تیری زندگی
ہشیش جینے کی مرہ اور جینے کی چوس

ہے قوم دروہ گوں مسرہرزہ کار
وہے برس رنگ ہی حرف نالہ، سلہ قنار
تجھ کو کس تسبیح کے داؤن کا شکل ہے شمار
کس دھن کی پورن کو راستہ دیتی ہوئی
کوس پر عرق زمیں ہے تو کیم نفس

جب سے یہ پرانیت ایمان میں داخل ہوئی
راہرو پیکے نگاہوں سے نہاں منزل ہوئی

تو علاج و معالجہ کی تکلیف قربانی نہ تھی
وہ گیب اٹھا صرف حمیر مساجد کا شغف
آفتابے ماسلف کا پاس پہنچے بھی نہ تھا

یاد تو برسوں مسجدمسجد ہی نظر پائی نہ تھی
لوں تو ساری ہی ہیں تھیں بے اذان و تح صف
غیرت مٹی کا گوا حساس پہلے بھی نہ تھا

اب جو کانوں میں ٹپ ٹپ کی آواز چھپ
خیر سے کچھ اور اہم یہ باخواب غیب

راہ کی مسجد کی وہ بھی ہادیں نہ خواستہ

ہر حرف نے بند کس آنکھیں ٹٹولارستہ

اب نہیں تو ایک تار بھی مجھ میں آئے گا
ہر عباد نگاہ پر پہراٹھا یا مائے گا

گرم بازو دہا ہے۔ آؤ مسجد کو چلیں!

کارنہ بھلا ہوا ہے۔ آؤ مسجد کو چلیں!

مقطع ہر تار ہے۔ آؤ مسجد کو چلیں!

رید بھوکوں مر ہے۔ آؤ مسجد کو چلیں!

ایک ہنگامہ ہے۔ آؤ مسجد کو چلیں!

شہر میں جھگڑا ہوا ہے۔ آؤ مسجد کو چلیں!

اب ہمارا بس خود ہے۔ آؤ مسجد کو چلیں!

نہم کوہ نصیب ہے۔ آؤ مسجد کو چلیں!

چوہری کمرہ ہے۔ آؤ مسجد کو چلیں!

ہمنور کا سامنا ہے۔ آؤ مسجد کو چلیں!

اتھری یہ فیصلہ ہے۔ آؤ مسجد کو چلیں!

بیک بنی است ہے۔ آؤ مسجد کو چلیں!

ہر مرض و کابت ہے۔ آؤ مسجد کو چلیں!

تھری یہ خانہ ہے۔ آؤ مسجد کو چلیں!

ٹولیاں میں جا ہی ہمساز
کچھ کا کچھ سمجھیں جا سوسان ہنگامہ طراز

مسجد میں ہی مساجد دن گیارہ ستر ہوئیں

مصر میں کانسم خمار کی تو میں غم ہوئیں

ایک لغزش سے صبا اٹھو تو آج کی بھگنا

اندھنی سوٹن کی تحریک کا انجام۔۔۔

۔۔۔ عداوت جو شہر کا رخ ہے۔

۱۰ دوسرے جہان میں مسیحی پھیل گئی
 ۱۱ یسوع مسیح کا عہدیت نہ ہوا کی قسم پری

۱۲ اتنی حد تک اس قدر قدرت ہا
 ۱۳ ہمارے دینی سے عالمی حب اور کی گند

۱۴ قرآن میں موجود ہے صلاۃ
 ۱۵ یہ حکام حیات تفسیر کی نہیں
 ۱۶ کجیوں پھیلنے کا ہے اسکو سامان نجات
 ۱۷ ہمارے سے بھر وجود ذات رہا فی نہیں

۱۸ گئے سوئے نشین راہ مسدود ہے چوں
 ۱۹ لئے تہذیب تہذیب کے حق کے حق کے حق

۲۰ در اول ہی سے تعین عسائی ہو چکی
 ۲۱ دریں سب دوسرے کا دوزخ ہے صواب
 ۲۲ خستہ مزاج کی تکمیل کا صواب اور
 ۲۳ جاننے کے وقت نہ ہر سہ نہ سونا جہان
 ۲۴ ہو گی جو خوار نہ رہا نہ قدرت کھوت
 ۲۵ انصاف میں ڈھکی کے میں سب مل گئی
 ۲۶ برحق تہذیب کے ساتھ ہے مگر کجیوں

۲۷ وہ قدر جس کی طرف سے فرض ہے تجھ پر ہمار
 ۲۸ دوسرے کو پ دینا کا ہی ہے قانون ہمار

۲۹ مس خدا نے تو جوں کر دیا ہے حق تہذیب
 ۳۰ اس خدا کے مرتبہ صواب کا ہے مادہ خوف
 ۳۱ تو ضیفہ ہے حکومت ہے فقط اللہ کی
 ۳۲ صاف صاف رشاد ہے جہان تخت شیون

۳۳ انصاف ابر کے دشمن کا دشمن ہے خدا
 ۳۴ وہ ہے تجھ کو کہ ہے انصاف و ہر فن ہے خدا

۳۵ بیعت کر کے کہہ رہا ہے کی نہ دار
 ۳۶ تو کہ منگام دوا چھینے ہے۔ سہیت
 ۳۷ سجدہ کر کے فقط ممکن ہے کیا وہ خبر
 ۳۸ جو گور کے ہاتھ اور اسلام و مسلم کی لگام
 ۳۹ دین کو جسے میت سچ خوں گردیوں کا کھیل
 ۴۰ نام ہی تو یہ کہ ہے یہ عمل کی ست بن بھی
 ۴۱ جب ہی تو یہ ہی قائم نہیں وہ تہذیب
 ۴۲ چاہی ہے تو کہ حال ہو دوزخ جسم و جان
 ۴۳ کام میں ہوتی ہے بیان سے تو رک
 ۴۴ اسوام جنگ شیعہ دشمن دوزخ شد
 ۴۵ بہا یہ غلبہ کر کے نہ چھو منتر کا کام
 ۴۶ جن میں ہے جو ہر کے جہان ان یوں نہیں کہتا
 ۴۷ منت ہے یوں تو یک اللہ کو شیطان بھی
 ۴۸ بنجہ ہے عاقبت من اللہ دوسرے فتنہ قریب

۴۹ دندہ خدا اور حرکت خدا ہے سندگی
 ۵۰ سندگی و فتنہ نفس سرسبز ہے رگی

۵۱ سہا ہی یہ ڈھکی ہے قوم عمل ہوتی
 ۵۲ رہے غسروں ہوجاے ہرست کہ باہر
 ۵۳ حدت تاویل کو تو ہے کہے رہ رہ کا
 ۵۴ چھوڑے رکاوٹ دیں بھی علم قومی دگر

۵۵ شہر ہے تہذیبی پیہلے قوم حجاز
 ۵۶ شہر شہر کے ساتھ میں وقت ہم کر نماز

جہاں کی۔ این رہے رویتیں در غیر محکمہ کٹر نہیں
 صحیح ہے۔ "سازا باکد رہے ختمہ لینے پروردگار سے
 کہتے ہیں۔"

یہ کیا بات ہوئی؟ تو ساری پورالحمی چیدگی در اوکے ہیں
 پر خود مصنف سے ہی آگے حراس کیا ہے، لیکن یہاں خود اس کا نشانہ
 ہیں۔ اسلام نے، ت کو بہت سیدھے اور حقیقت پسند اسطر پر
 لکھے کا اسوسٹھا کیا ہے۔ اس نے بتایا مزار اللہ کی بندگی ہے۔ اللہ
 کے دربار میں بندگی کی حاضری ہے۔ آپ سے "ارتقاء" ہے ہیں
 صفحہ بالا پر شیخ عبدالحق، صدر پری سے لفظ ہوتی تو میں نے
 دیکھا فقط ہذا، ہم گوشت کا نام نہیں اٹھا پوچھ تو فرمایا۔ "والت
 دن رہے گزرنے کے ذریعے میں کہ نماز کی کوئی مشورہ نہ رہی ہوا۔"
 اگرچہ ضرورت غلو نہیں ہے تو ہم نہیں سمجھتے ضروری علی، اللہ عیسیٰ
 و ہم سے تین مرتبہ قد علک انت علیک و انت علیک و انت علیک ہا کہ
 ہوئے، کیوں نہ لڑا، آپ شاید کہیں کہ حضرت محمدؐ و جو اپنے کاں نہ ہو
 تقویٰ کے اللہ سے ڈرا کہتے تھے اور کہتے تھے کہ گریں اللہ کے یہاں بزر
 سزا بھی ہو جائے تو گھوڑا کا کام یہ رہا۔ ایسے ہی شیخ عبدالحق
 کی بات ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ فریقہ نماز کی شرط ورجسہ
 تفصیلات دو اور دو چار کی طرح واضح ہو سکیں۔ جو شخص پوری طسرج
 خیال کیسے تمام شرائط کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے، اس کا یہ خوف کرنا،
 معلوم نہیں پوری مشرطافہ نہ تھیں یہ نہیں جانتے تھے۔ اس کے برخلاف
 اعمال کی قبولیت اور گناہوں کی معافی کے واسطے میں کوئی یقینی وجہ
 یا علم ممکن نہیں ہے۔ حضرت محمدؐ علی و میں فرشتے کے پاس میں کوئی
 یہ یقینی نہیں تھی۔ بلکہ آپ کے خوف کا تلقین اپنے اعمال و محسوس کی
 قبولیت اور نادانانہ تصوروں کی معافی کے واسطے میں کسی فیصلہ کن علم نہ
 ہونے سے تھا۔ بے شک بڑے سے بڑے نادان و پرہیزگار کو بھی یہ نہ سمجھ
 بیٹا چہتے کہ اس کا نہ ہر خدا کے یہاں یقیناً مقبول ہو گیا، بلکہ اللہ سے
 ڈسنے رہنا چاہئے شیخ عبدالحق نے اگر وہ قوی اور پر کا مقور کہے تو
 ہم یہ نہیں کہتے کہ ان کی نرمی و شفقت میں نہ ہر حق ہو گیا لیکن یہ ضرور
 کہتے ہیں کہ انھوں نے اس نذر کوئی بھی معیار میں نہیں کیا۔

سبحان اللہ پیرہ "سورہ تہجد پڑھنا دلہرا امتیاز ہے۔"

پہلے تسلیم ہے کہ عوام کے ہمارے میں جو اہل کی ذمہ داریاں ہوتی ہیں

ہوتی ہیں در اوکے ہند گرجہ نہ ٹرے ہو یہ ساری کی سہار ہوگی۔
 جب کہ عام سلسلہ بعد میں عیسویوں میں ہو گیا۔ ہند
 کے بعد سے اس فرق کی جبر علی نہیں یہ کہنے والی ہے۔ ہند
 ہے کہ اسلام کے داخلہ وقت میں کے تھے، اس میں ہند
 فرق کی بہت سی اصلاحیں ہیں جن سے اس کا فائدہ ہوتا ہے جس سے
 ہندو مت سے یہ غلط عقیدہ، خدا کے مکتبے کے درپہ کی عیسویوں کے ہندو
 پیدا ہو گیا ہے۔ اور کچھ نہیں۔

صفحہ ۱۰ پر، "تخت میں صادق وہ ہے جو جاتی ہند اور
 اور پوری سے ہند ہو گیا مشنوں پر حق ہو جائے۔" (خواجہ غریب نور)
 بقولہ گرو انجی جو غریب نو کا ہے تو ضرور تہذیب میں
 غلطی ہوتی ہے۔ "بزر" کا غلط اس مقولہ کو حادثہ صریحہ و
 اس وقتوں اور تعلیمات، اسلام کے خلاف بنا رہے۔ حضرت کے مصداق
 نے "بزر" کے معنی یہ کیوں جو نہ کیا۔۔۔ رہا نیت اور جوگ کی
 اس سے بدتر تہذیب، در کیا ہوگی۔۔۔ جوگ و دیویوں سے محبت اور
 دیوی اور باجانی جن سے عقل و دوست کار نہ کی ہر ملی و قوی بنو
 شیت ہے۔ اور اس مقولہ میں بزر کی تہذیب دیوار ہے جو حضرت اور
 فرار کی خاص ہے۔

صفحہ ۱۱ پر جو، جہاں قطب میں بختیاری کا رہا دھن دھن،
 ہندو کاں کا کام ہے، ہندو کاں کا کام ہے، ہندو کاں کا کام ہے،
 اس کے گناہوں کی، ہندو کاں کا کام ہے، ہندو کاں کا کام ہے،

اللہ اور رسول اللہؐ کہ کسی کا بھی توں، ہندو کاں کا کام ہے،
 کہنے کے میں پر آنا نہیں کہہ سکتے۔ مرد کا تذکرہ، اسے ہندو کاں کا کام ہے،
 مان کر، اور نیکیوں پر ہندو کاں کا کام ہے، ہندو کاں کا کام ہے،
 سے یقیناً مردوں کو شیعہ منافقین و دھاتی حاصل ہوئے ہیں، لیکن یہ
 گھی ہر کا جو تسلیم کرنا ہمارے سے ممکن نہیں ہے تو یہ ہندو کاں کا کام ہے،
 کسی کو سزا دینا ہوں کی اس سے قطعاً کہ ہندو کاں کا کام ہے،
 سے راہ وہ ہو سکتا ہے ہندو کاں کی سب سے ہندو کاں کا کام ہے،
 سے گناہ کی، ہندو کاں کا کام ہے، ہندو کاں کا کام ہے،
 ن تسلیم ہیں ہے کہ عوام، ہندو کاں کا کام ہے، ہندو کاں کا کام ہے،
 طرے، ہندو کاں کا کام ہے، ہندو کاں کا کام ہے، ہندو کاں کا کام ہے،
 اللہ سے ہندو کاں کا کام ہے، ہندو کاں کا کام ہے، ہندو کاں کا کام ہے،

پہرہ ہی میں اس کے پرنگل پہنچو، آخری رسول اللہ شریف لائے
میں نے عمارت دیکھنے سے جو کتب خانہ کئے گئے ان کا خطی اور خطی
پہرہ کم سے کم جسے عوام کے لئے ظاہر ہے۔ یہیں کہ خواب یا سیرا
کے سکھتے تھے جس سے وہی ہوتے ہیں۔ یہ بھی نہیں کہ جو تعمیر ہوا تھا
و گئی وہ جو طبع کے سکھانے کے لئے تھے ان کے نادرست ہونے کا
دعویٰ ہے۔ میں میں انھیں منی رحمت اور معتبران سکھانے ہوں لیکن
اس کا ایک علاج ہے کہ جس عوام کے سامنے آپ یہ پیش فرماتے ہیں وہ
س طرح کے نادرست و غلط سے دینی فائدہ کچھ بھی نہیں آسکتا
مگر دینی فائدہ اس حد تک ٹھٹھٹے ہیں کہ سنے اور دل و نجوم
تک میں نہیں رہا تھا جلتے ہیں۔

صفحہ ۵ پر: "ملاحظہ فرمائیں انہیں بن گیا ہو اس کے ہاتھ
میں کچھ نہ ہوگا اور اس کے ایک اشکافہ ابرو پر کراستہ تو کیا قیامت
کا ظہور ہو سکتا ہے۔"

میں کا، مہرے غیبت اور افزائیاں مندی۔ قیامت
جیسی خاص کو اپنی چیز پر کسی ولی کا اختیار و تصرف مان لینا شرعی
نہیں تو کیا ہے۔ ہر شے سے ہر شے دنی اور قطع کے پس میں کبھی کسی زمانہ
میں یہ تک تو ہو نہیں کہ حکومت وقت کی باگ ڈور دہانی طاقت
کے ذریعہ اپنی شریعت میں کراہی غیر کے ہاتھ میں دیدے اور تصرف و
توہر کے ذریعہ خلافت علی منہاج النبوت قائم کرنے پھر قیامت
جیسی عظیم تکوینی شے پر اس کی دسترس اور اقتدار کا تحمل کیونکر جاتر
ہو سکتا ہے۔ یہی ہی غلو آمیز خیال آرائیاں ہیں جنھوں نے اولیاء
اللہ کو عوام، مناس کی محراب ہرے غیبت میں بہت بنا کر بجا دیا ہے۔
و نعوذ باللہ من دہش۔

صفحہ ۵ پر تذکرہ در شہید جلد دوم کے حوالہ سے ایک گایت
ہے جس میں دیکھا گیا ہے کہ حضرت میں جو کا دھڑا لگ اور ہاتھ پر
لگ دیکھے گئے۔ پھر یہ ہم جڑ گئے۔

مجھے سمجھئے کہ محاورہ دریا صحت سے یہ فوق العادہ امور
حاصل ہوا کرتے ہیں۔ مگر اس طرح کی روایات کیلئے اتہائی
مفسرہ مسند کی ضرورت ہے اور تو اتہ نہیں تو اسے درجہ شہرت
کو ضرور پہنچا دیتے ہیں کہ یہاں ہرے نفس مسند ہی میں کوئی
مفسر ہی نہیں اور نہ وہ سے زائد اسے روایت غریب یا ضعیف کہا

جاسکتا ہے پھر میں کہتا ہوں کہ روایات سے بدست بھی ان میں تو اس
طرح کی چیزیں صرف دلیا۔ اللہ تک محدود نہیں۔ بلکہ جو گویا دریا
میں بھی مل جاتی ہیں۔ ان کا علم اوقات مندوں کے دریا سے تک جتنا
چاہئے عوام میں ان کا بیان ان کے مزاج میں بگاڑ پیدا کرے گا۔

صفحہ ۵ پر: "کہ آپ کے مرید حاجی اور اللہ سے نیکو بھی
نظم حضرت میا نجوی کی شان میں بھی نادر سبب و عجب دلائل خود نہیں
سنتانی کسی حد سے شوالی حضرت میا نجوی نے ربابا کہ خدا اور رسول کی
صفت و ثناء بیان کرنی چاہئے تب حاجی صاحب نے عرض کیا۔"

"میں نے غیر خدا اور رسول کی صحت نہیں کی۔"
جس طرح منصوبہ کے بہت سے اقوال کی تاویلیں علماء نے
کی ہیں اسی طرح اس قول کی بھی تاویل چوکتی ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ
حضرت حاجی امداد اللہ فیہ جملہ خواہ کتنی ہی سلامتی ذہن و فکر کے
ساتھ کہا جو عوام کے سامنے اسے پیش کرنا فائدہ و شریعت کریمہ الہامیہ
اہل بدعت و ہمال کو اس سے شہر ملتی ہے۔

صفحہ ۵ پر حاجی امداد اللہ کی ایک نظم ہے "جلوہ گاہ نور
نہدی" اس کے بعض اشعار حضرت میا نجوی کے خزانہ کے کتبہ پر
کندہ ہیں۔ حضرت حاجی صاحب سے ہیں بڑا احسن ظن ہے اور ہمارے
اکابرین و بزرگین وہ بڑا پیر رکھتے ہیں۔ تاہم یہ بھی ہیں احترام کرنا
چاہئے کہ وہ اصطلاح کے اعتبار سے عالم تھے اور شاید اسی لئے ان کے
اشعار میں جہاں معرفت و قہمت اور دلالت و دروایت کے قیمتی موتی
چمکتے نظر آتے ہیں وہیں بعض اشعار میں ان کا اسلوب کلام اور الفاظ
بیان ملی ثقافت کے معیار سے ہٹا ہوا ہے۔ ہم اخلاف کا کام تھا کہ
یا تو ان کے ایسے اشعار کو خارج کر دیتے یا ان کی اشاعت مان نہ کرتے
لیکن ہم نے اس کے برخلاف یہ طریق اختیار کیا ہے کہ ان کے ہر شعر
کو شائع کرتے ہیں اور خود ان کا ردائیات کے ذریعہ عیب کو بہتر قرار
دیتے ہیں۔ حالانکہ یہی عیب جب دلیل بدعت کے ہیں ہیں نظر آتا ہے
تو ردائیات جاتے ہیں تو بے دیتے ہیں اور کوئی تاویل قبول نہیں کرتے۔
ذرا دیر شعر نظم مسند کے ملاحظہ فرمائیے۔

جسکو چوتھے شوق دیدار خدا
سائے نور محمد میں تو آ
چاہئے تجھ کو اگر وہ صلی خدا
یاد ہے کہ "نور محمد" یہاں بطور استعمال ہوا ہے۔ کوئی

یہ تاویل کی گنجائش سے بڑھ کر ہمارے گوارا فرما دیا جاتا ہے۔
 لیکن تاویل کے گرجم کافی ہیں تو آئین قلوب پر نظر کرنے
 کا ہمیں کیا حق باقی رہے گا جو کھلے سرکار سے چھپتے ہیں اور ہمارے
 کارناموں سے انہیں میں اسلام ٹھہرتے ہیں۔ ایک شعر دیکھئے
 دیکھتے ہی ان کے کھجور کے پھل میں اس کو ہر دینا درپہ میں
 کس قدر وہم اور معطلہ انگیزہ رہا ہے۔ کاش ہمارے
 کے متغیر نگاہیں کہ اس طرح کی چیزیں سننے نہ کہ وہ ہرگز کی نیکی نہ
 نہیں کر رہے۔ بلکہ دنیا کو ان پر طعن کرنے کا موقع مل رہا ہے۔
 صوفیوں پر مکتوبات میں ہے۔

”صاحب کے خواب کی تعبیر عام طریقے اس طرح

میرے دل میں رہا ہوئی کہ دنیا نیکوں کے حق میں

پانچ نسبت ہے۔ پس اشارہ یہ ہے کہ اس پر شکوک و شبہ

کوئی شک نہیں کہ مہاتما نے یہ الفاظ لکھے وقت ٹھیک وہی
 مراد معنی ذہن میں رکھتے ہوں گے جو قرآن و سنت کے مطابق ہیں لیکن
 یہی حافظ جب عوام کے سامنے رکھتے جاتے ہیں وہ عقیدت سے باہر ہو کر
 علمی سطح پر غور فرماتے کہ اسلام کی کتنی مشتبہ نہایت کی کا ذریعہ نہیں ہے۔
 دنیا کو گمراہ کر رہا ہے اور جھگڑوں میں مبتلا رہ رہا ہے نہ کہ دنیا جو
 بھی اگر ترک دنیا کا غلط گناہ تو اس سے یہ دوا دے کہ کہے گا۔ دینی
 دل نہ مگانے اس کی گمراہ کن۔ دینوں سے بچنے اور اللہ کی مکمل حاجت
 کرنے کا جو جامع سبق قرآن و سنت میں موجود ہے اس میں مشتبہ طور پر
 آپ کہیں نہیں دکھ سکتے۔ علم کے فلسفہ ترک دنیا اور مہمانیت نے
 ہمارے جن بڑے بڑے زہاد و عباد کے شعور اور شعور پر گہرا اثر ڈالا ہے
 مثلاً اسی کا نتیجہ ہے کہ مجاہدہ و عبادات اور ہر دور کے شہسواروں
 کا قول مسئلہ الذمہ و علم کی تاریخ اسلام میں ملتا ہے لیکن نہایت
 اور قندار اسلام کہ قندار حسین (ورنہ ان کے خلاف فتنہ کی راہ میں نہ گئی
 بھینٹنے کے اس خاص نظر سے ہیں۔ تعویذ اس میں سے بھی تھوڑے
 غلط ملط ہو کر اسلام کو اجتماعیت و ریاست و سیاست سے خارج کر دیا
 اکثر یہاں صوفیوں سے اسی کو سب کچھ سمجھ دیا کہ جو حجت حاصل کر لیں اور
 بعض دوسروں کو حجت دلا دیں عزت و سب سے کاری چھوڑ کر گریہ و زاری
 کی رہا صوفیوں نے دنیا دہانوں کے لئے تھوڑی دیر ریاست و سیاست
 کی مسندوں پر بیٹھاں کے ساتھ رہے جسے میں تمام صوفیاء کے

میں یہ نہیں کہتا۔ لیکن یہ صبر کہتا ہوں کہ خواب و کائنات کے
 درمیان جو رشتہ اور تعلق قرآن و سنت نے واضح کر دیا ہے۔ جس کی عملی
 تفسیر رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے کی گئی تھی وہ
 اس کی صحیح ترجمانی ہے۔ اس میں نہایت سیما ہے
 وہ خواہ کہ امت و تصرف سے کہتے ہیں ہمارے ہوں گے
 اسلام کے عمرانی و مدنی رہا تھا علی و ابی ہر دور کی انہوں نے
 کوئی بڑی خدمت نہیں کی۔

زیر تبصرہ کتاب ”نور محمدی“ کے آغاز میں حضرت مولانا محمد طیب
 صاحب رحمہ دار معلوم کا مختصر مقدمہ۔ یار نے بھی ہے۔ وہ نہ نہ گئی
 کم سے کم جو مولویوں کے حلقہ سے لوگ جب کہ کا مقدر کتاب کا
 صحیح تعارف کر دیا کرتا تھا۔ اب تو یہ ایک نئی سی ماحولہ اور صحافتی
 فیشن بن گیا ہے۔ مقدمہ نگار پہلے سے زمین میں یہ بات رکھتے کہ
 اس کتاب کی ہمیں تعریف کرنی ہے اور ہر چیز میں دوسرے شے ہی نصیب
 لکھ دیتا ہے اور نہیں سوچتا کہ اس کی کیا نفع دے۔ یا اگر شے
 لیتا ہے تو نقد و نظری کھرکیر دیتا ہے نہ کہ نقد و نظری کے معنویت
 کے ساتھ ان کتابوں کو پی جاتا۔ یہ نہیں اگر کسی حریف کی کتاب میں لکھ
 سے تو زمین و آسمان ایک کہتے۔ اعتراضات کے اندر رگڑے گراہی
 اعتراض کے قوس دیئے۔ حضرت ہتم صاحب کے ”تورین“
 اور ”کتب دانشہ“ جیسے لغات پریم کچھ نہیں کہتے کہ انہیں اہل بیت کا جو
 نہیں تاہم جن فروعات پر ہمے کلام کیا ہے وہ یہی نہیں ہیں کہ قرآن
 سنت کا عام ہونے کے باوجود حضرت پر مشکفہ نہ ہوتیں۔ حضرت تو
 علم مذہب میں حضرت مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے رابطہ سے رکھتے
 ہیں کہ ان کی تحریروں میں کہیں اس طرح کی باتیں دکھائی دے گی کہ میں نے
 مولانا کے حرم کی دفتر تمام کتابیں پڑھی ہیں مجھے تو تھوڑے دوا لیت
 کا یہ بھی رنگ کہیں نظر نہیں آتا۔ مگر مولانا علم کی ہری کی طرح علم باطنی
 اور ہر دور اس میں بھی مامور تھے۔

ادارہ - حنفی بھوجان و عبد الرحمن کوٹروی
 ہندوستان کے حقیقی ہندوستان کے سال چندہ پھر رہے۔ لی پریم
 پتھان - مہاراجہ راجپوت - لکھنؤ سفید شیش محل موڈل ہندو۔
 اس دوسرے ماہلے سے ابھی رہی شہ سے نہایت پریم
 ہے۔ میں خوش ہے کہ مہاراجہ میں اس کا مہاراجہ کافی سید رہا ہے چھاپے

شکارا



● آج کل جس سے پوچھو
تھکاوٹ اور بے بسی کی شکایت
کرتا ہے۔ اس شکایت کا سبب
سے بڑا سبب خد کی خرابی ہے
شکارا نامی غذائیت کی
خرابی کو دور کرتا ہے اور جسم میں
نیا خون اور نئی زندگی پیدا کرتا ہے



قیمت بڑی پوتل مارو ہے، اور ۳ روپے ۱۲

Hundred

SHIKARA (TINY) BOTTLE

چند لکھنے والے

شفیق جوہری، اہر القاری، سراج گلوی، شاعرانہادی
فاروق بالہاری، خادمانی، حقیقہ میرٹھی، ذکی زکائی
سید حسرت، انگرام، آفر گلو، عبدالحجیرت جلیل پوری
انجم شاہانی، عنوان جی، حکیم داتنی، محمد نیاز، منین طارق
محمود فاروقی، ابن فرید، وحید الدین خاں
فیض قمری، احمد پرویز، امجد نسیم بن عمری
رشید کوثر فاروقی، آفر مدھی، لطیف عثمانی
مہر نسیم ————— ابو الجاہد زاہد

اور دوسرے آپ کے جانے پہچانے خاندان

● اپنی پوٹھی ساگرہ پر ۵ مارچ ۱۹۵۵ء کو

اپنا سہ فنی نسلیں گشت و دو صوفات کا
شامہار

سائنس کا

پیش کردہ ہے

علی ہادی تحقیقاتی مقالات، مبادی خطرات اور
بہترین افسانوں کا ایک حسین و جمیل کلا ستر

ایک سال تین روپے ایک شمارہ چلے آئے۔ ساتواں ایک روپیہ۔ نئے خریدار اور ایجنٹ حضرات آٹھ روپے میں جلدی فرمائیں
پتہ: دفتر فنی نسلیں گشت ۷۳۳۳۔ کیٹی گج لکھنؤ

ترسیل زر کا پاکستانی پتہ۔ نمائندہ فنی نسلیں ۱۶۵ کے ٹی روڈ کراچی ۷

تاج کمپنی لاہور کی حسین و جمیل مطبوعات

(جن میں نمبر دیئے گئے ہیں ان کے آدھیں صرف نمبر کا حوالہ کافی ہوگا)

حاصل مت ترجمہ الف | صفحہ کی مبنی دس اونچ پڑائی پانچ اونچ۔ ڈگولیا، دل سائز سے قدرے بڑی، ترجمہ: شہ عبدالقادر عتہ اللہ علیہ۔ ضخامت مختلف۔ صفحہ کا فذ بہت بڑھیا سفید۔ چھپائی دورنگی مکی۔ جلد سدرہ آئن کلاتھ۔ نہایت دلکش دیہہ زیب۔ دیکھنے کے قابل چیز ہے۔

حاصل مت ترجمہ ب | آسانی سے اوپر کی جیب میں آجائی۔ جلد بہت خوبصورت اور مضبوط۔ حدیث تین شے۔

مجموعہ وظائف ترجمہ | اس میں سورۃ تیسین۔ سبغ رحمن و ائمہ۔ ملک مرین۔

پنجسورہ ترجمہ | فہر خلاص۔ حق۔ انسان۔ کہف۔ دھائے گنج معرش۔ درو اکبر درو تاج۔ درو دکنی۔ درو ہندوستان۔ ہادی درو تھیکے کیسا جلدیاند۔ ہادی چار شے۔

مجموعہ وظائف غیر مترجم | یہی ویرد مابقیہ ترجمے کے۔ حدیث تین شے۔

من جانتہ مقبول | پوری طباعت ہلاک کی۔ ہادی تھیں شے۔

حاصل مت ترجمہ ج | طوں ۵۰۔ عرض ۳۰۔ پانچ اونچ۔ جیسے قلعہ۔ ترجمہ فتح احمد۔ خوبتر دورنگی چھپائی۔ کا فذ سفید۔ جلد آٹھ۔ روپے۔

حاصل مت ترجمہ د | ترجمہ: حضرت مولانا شریف علی دین عتہ دہلوی۔ حق تفسیر موضح مفران ناول سائز۔ بے نظیر صحت و طبعت۔ زمین سبز کا فذ، علی دہائی۔

حاصل مت ترجمہ ہ | جلد پتھر چھپس۔ حدیث ۵۰۰ روپے۔

حاصل مت غیر مترجم | ناول سائز سے کچھ بڑا۔ کھائی چھپائی بہت نفیس بدھن۔ کا فذ دلائی کلیہ۔ حدیث جلد جازو پتھر آٹھ گے۔

یاد رہے کہ تاج کار ہر وقت نہیں ملتا۔ اپنے آرڈر کو پھر پر نہ مائیے

مکتبہ تبسلی دیوبند ضلع سہ رنپور (یو۔ پی)

سراں تاج مترجم ہذا ترجمہ و تفسیر موضح القرآن۔ صفحہ پڑھنا میں۔ دورنگی چھپائی نفیس کام۔ ہادی تھیں شے۔

مولانا اسماعیل شہید کی دوشہرہ آفاق درسگاہ
کتابیں
مصراتہ مستقیم (۱۷۱)

جو محمد سے نیا بہ نئی اور بہ روشن کن سبوطِ طہارت کے ساتھ
تاریخ کی گئی ہے بدعت کا دورہ سے لے کر آیت کی تحقیق۔
فہمیت محدثین، روایہ، حدیث، مثنیٰ چارہ سو ہے،

تہذیبہ الایمان (۱۷۲) تمام مفرد رسالے کیساتھ تارہ ایڈیشن، تالیف ایمان
بہ تردید، مطلق کی ایک دلیل روشن، جسے اہل بدعت
اور بہاؤ میں نہیں ہی دی، قیمت چاندی سے عمدہ (جلد پانچویں ہے)

محمد بن عبد الوہاب
از مولانا مسعود عالم ندوی

ماورائے صدی ہجری کے مشہور مسیح مسیح، اسلام احمد
عبد الوہاب نجدی کی سیرت اور دعوت پر علمی و تحقیقی تصنیف حسین
مشرق و مغرب کے تمام ماورائے نوری طرح لکھنے کے بعد بیسویں دورہ
پیشوں کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔

زمرہ کتابوں کے حوالے ہر جگہ ہیں، بلکہ ان کتابوں کی علمی و
پوزیشن اور مقام کو بھی تفصیلاً بیان کیا گیا ہے، کتاب کی ثقافت و
اہمیت کیلئے فاضل صنف کامیابی کافی ہے، قیمت، روپے آٹھ گئے،

اسباب نوالِ اُمت

دنیاۓ اسلام کے لاجواب اہلِ علم امیرِ مکیبہ اسلامی کی
شہرہ آفاق تصنیف اردو لباس میں۔ جلد چہرہ۔

حکیمِ الامت مولانا اشرف علی کی چند کتابیں

حیات المبین (۱۷۳) حکیم الامت مولانا اشرف علی نے اس کتاب میں ایسی اہم دینی چیزیں شامل کی ہیں جن کو اہل حق کے مسلمان
کی زندگی میں بھی ہیں، اسلامی زندگی جو جاتی ہے۔ ہر اہم اصول و عقائد اور اعمال و عبادات نصف مذہب کتابوں میں
تھیں ہوتے ہیں ان کو بھی کر کے ہر شخص کے لیے تفصیلاً اور تکمیل حیات کی شکل واداسان کو دی ہو۔ فلاح و بصورت و دست کو قیمت چہرہ۔

اصلاح الرسوم (۱۷۴)

حضرت مولانا اشرف علی ؒ۔ زندگی کے ہر شعبہ میں سے شمار ہیں اور طریقے ایسے رائج ہو گئے ہیں کہ جوئی حقیقت غیر اسلامی ہیں
مگر ہم مطلق کے سبب اس کی ممانعت سے واقف نہیں۔ ایسے ہم اصلاح کی اصلاح کے لیے حضرت حکیم الامت کی تصنیف مشہور ہوا ہے
ماورائے بیسویں۔ ان میں دسارتہ صفاتی معاملات بھی شامل ہے کہ اس جگہ ہے۔ مع خوبصورت رنگین دست کو۔ قیمت چہرہ
تفہیم الدین (۱۷۵) حضرت مولانا اشرف علی ؒ بہت آسان اور دین کے ضروری احکامات کی روشنی میں
شرک و بدعت کی تفہیم، تصوف کے نکات پر معلومات و تجویز، تصوف شیعہ سادہ اور دیگر
ہم بہادت۔ جو صورت و دست کو۔ مع جلد قیمت چہرہ۔

نہر آن سپاہ است اور قاعدوں کیلئے تاجِ حضرت علیؓ خدا تعالیٰ کریم

تفسیر ابن کثیر (۱۰۰)

گوں باخبر مسلمان ہے جس سے اس شہرہ آفاق تصنیف کا نام نہ سنا ہوگا۔ خدا ہو کہ کارخانہ "امح المصالح" نے اس عظیم تصنیف کا پس منظر دو ترجمہ مع آیات حسن و خوبی کیساتھ شائع کر دیا ہے۔ پانچ صدوں میں منکسر قیمت، مجلد پید شو روٹھ پے (برجلہ علیحدہ، علیحدہ بھی مل سکتی ہے) (عہد طلوعِ فرماں)

شہرِ افاق
مفسر بیان القرآن
(اردو)

عظیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی تفسیر قرآنی جہاں ہمیں ہے۔ یہ اتنی مستند مالی گنتی احصائی مقبول ہوئی کہ اس کا اکثر مدرسہ نے اسے اپنی تفسیر کی بنیاد رکھا۔ اسیء صرف مجلس ترجمہ و تفسیر کے لئے خواہی پر تشریحات کی ہے اور جن آیات کے متعلق کسی بھی جہاں سے کوئی تفسیر منقول ہے، اس کا بھی تذکرہ ہے۔ عمدہ طباعت و کتابت۔ سفید گبر کا سا زینا۔ کھل اور جفتہ ۲۰۰۰
ساتھ بڑے دو غلہ درجوں میں بند ہے

امام اعظم ابوحنیفہ کی
مفضل سوانح حیات

سيرة النعمان

اور علامہ شبلی نعمانی۔ مسلمانوں کی اکثریت امام ابوحنیفہ کی پیروی میں ہیں۔
لیکن کم لوگ ہیں جو دین کے اس سطلِ جہل کی سوانحِ حراست کے
واقف ہیں۔ سیرۃ النعمانی اسی کی کوہِ دہاگر کی پہاڑیوں پر اُچی
زبانی کے مضامین کا ذخیرہ ہے اور واقعاتِ کرم کے
جس قیمت و بیچہ (مجموعہ تین جلدیں)

علم الحديث

جس میں فلسفہ و علم حدیث کی انتہائی تحقیق کی گئی ہے اور دکھائی گیا ہے کہ روپ کو آج جس فلسفہ کا رخ ہے وہ ہے اسلام پر ریس پیشتر میں کو مکمل کر چکا ہے۔
پہلے نہ ملتی تھی بعد قیمت بھر۔

تفسیر ابن کثیر

ہر جلد بخیر و عافیت بخیر مل سکتی ہے
جلدوں سے سترہ روپے۔ دو ماہ کا روپے
آٹھ روپے۔ سہ ماہ کا روپے۔ چھ ماہ کا روپے۔
ایک سال کا روپے۔ ہر جلد قدرتی ہوگی۔

ایک معرکہ الامانادہ کتاب
البيان في علوم القرآن

مشہور تفسیر حقانی کے مصنف مولانا عبدالحق محدث دہلوی کی عظیم الشان کتاب ادبی ہے جسکی توصیف میں علامہ انور شاہ صاحب جیسے علامہ نے یہ الفاظ لکھے تھے کہ اسکی نظر اگرچہ غفلت سے دور ہے، مگر اسکی "حقانیات" و صفات ستارچ لاگو کہ جسے دوسرا فقر جنت ۱۰۰۰ موت و حیات و مسجون استعارہ و کنایہ و اختصار قرأت کی مقبول صفات و ۹۹۰ کا قد کہائی چھپائی معیاری قیمت چودہ روپے (فخریہ سولہ روپے)

شیخ الاسلام امام غزالیؒ کی شہرہ آفاق تصنیف
 کیمیائے سعادت کا اردو ترجمہ

کیمیائے سعادت کا اردو ترجمہ

اکسیر هدایت

یہ ہم سے طلب فرما سکتے ہیں، آپ کا دبی مطا الویقینا آتشہ
 ہے مجھے کہو آپ اس معجزہ نما کتاب کو حاصل نہ کریں گے
 قرآن و حدیث سب صحیحاً ہی قیمت محمد پورہ۔ چہ
 (خیر محمد سے بارہ روپیے)

فتنہ انکار حدیث کا منظر و پس منظر

"اہل تشاؤن کا لقب اختیار کر کے لگا کر نیرا سے خادین اسلام کا پورا حال۔ ان کے علم و کمال کے نمونے۔ ان کی فہمیت اور مقام کے خاکے۔ ان کی تدلیس و تلبیس کا نقشہ۔ ان کے دعووں کی حقیقت۔ ان کی خدمت اسلام کا حقیقی مفہوم اور دیگر ضروری تفصیلات کے لیے یہ کتاب اپنا جواب آپے۔ اس کے مطالعہ کے بعد انشا اللہ آپ اہل تشاؤن کی قرآنی دشمنی سے بخیر رہیں گے اسے پڑھیے اور ضرور پڑھیے۔ دو حصوں میں صفحات ۶۴۴۔ قیمت چھ روپے آٹھ آنے۔"

منصرۃ الہدایت

حدیث کے موضوع پر لا جواب کتاب ابھی تک قلم فیض کی تاریخ پر محققانہ روشنی ڈالنے کے علاوہ صحابہ اور تابعین وغیرہ کے طرز عمل اور دیگر متعلقہ پہلوؤں پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ تمام دلائل تشاؤن و حدیث کے حوالوں سے اہل بدعت و انحراف سے پیش کئے گئے ہیں۔ قیمت مجلد دو روپے چار آنے۔

سنت رسول

یہ ایک شامی عالم کی معرکتہ آواز تصنیف ہے، جس میں حدیث کی تاریخ پر محققانہ روشنی ڈالنے کے علاوہ صحابہ اور تابعین وغیرہ کے طرز عمل اور دیگر متعلقہ پہلوؤں پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ تمام دلائل تشاؤن و حدیث کے حوالوں سے اہل بدعت و انحراف سے پیش کئے گئے ہیں۔ قیمت مجلد دو روپے چار آنے۔

کتاب القبلۃ

امام الحدیث حضرت امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کا اردو ترجمہ چنانہ کو درست ترین طریقہ پر ادا کیا گیا ہے بہترین شکل میں چھپا گیا ہے مترجم نے ترجمہ کیساتھ حضرت امام کی صحابہ و ائمہ کی تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور فقہ متعلق قرآن کے سلسل میں امام صاحب نے جو عقلمند و کیف اختیارات لگا کر پورا حال و شراکتہ طریقہ پر درج کیا ہے۔ قیمت مجلد غیر

شہادۃ الاقوام

مصنف حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی مدظلہ العالی

تمام غیر مسلم مذاہب، عیسائی، یہودی، ہندو، آریہ سکھ وغیرہ کے مشاہیر اہل قلم کے مضامین جن میں اسلام کے فضائل اور حقانیت کا اقرار ہے، جمع کیے گئے ہیں۔ کاغذ زلف، قیمت غیر۔

(دفعہ رسد کر کے کتاب تیار ہے، چند ہی نسخے باقی ہیں)

کتبہ تحسینی دیوبند ضلع سہارنپور

تقدیر کیا ہے؟

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی مدظلہ العالی کے قلم گوہر رقم ہے "تقدیر" کے مسئلہ پر سیر حاصل گفتگو۔ ایمان اسلام، درجہ اول کن دلائل۔

صفحات ۲۵۴، مجلد

مع گرد و پیش۔

قیمت دو روپے چار آنے

مجموعہ نعت
قیمت ۱۰/-

اساس عربی

بلا است و کے عربی سکھانے والی جدید الطبع کتاب جسے صرح المطالع کراچی نے حسن اہتمام سے شائع کیا ہے۔ عربی صرفہ گوئی و لغتیں اور عام فہم تعلیم کے لیے قیمت میں زیادہ فائدہ پہنچانے والی صرفہ گوئی اصطلاحات کے انگریزی مترادفات بھی عمدہ نامہ ہیں دیکھ گئے ہیں۔ کتاب کی بڑھی ہوئی افادیت کے پیش نظر ہی مکتبہ نقلی نے اسے برائے فروخت حاصل کیا ہے۔ قیمت پانچ روپے (پندرہ روپے)

ماہر القادسی سفر حج کے تاثرات

کاروان حجاز

کتاب پڑھتے ہوئے آپ محسوس کریں گے کہ جیسے خود بیت المقدس کا طواف کر رہے ہیں۔ اعداد و شمار و سول پیمائشیں بیان اور قوت مشاہدہ کا خوشگوار مزاج، اعداد و سول کی ثبت ہر سطر میں خشکی ہوئی، سفر نامہ نہیں دین، دانش کا نشور و دین، اللہ کو یاد دلائی کا شوق ہے حجاز اور اہل القادسی جیسے اہل شاعری حادی غزلوں، ایک دلی دہر نہیں لگتا جس کی اداسی کی نگہوں کے خلا میں کوئی عینیت کے آئینوں کی طرح خوبصورت مرقع و زریں کی بات قیمت جلد چار روپے۔ علاوہ ڈاک خرچ

اشاعت اسلام

دنیا میں اسلام کس طرح پھیلا؟ اس سوال کا تفصیلی اور حقیقی جواب تاریخ و سیرت و عقل و نقل کی شہادتوں کی شہادتوں کی کتاب میں اتنی تفصیل و تحقیق کر دیا گیا ہو گا کہ ہونے کے ساتھ دلچسپی کے ساتھ کہ ایک فخر شروع کے ختم کے لیے نہیں رہا جاسکتا، نیا اندیشہ نہ لگائی جاتی کیا گیا قیمت چھ روپے (پندرہ روپے)

قرآنی حقائق

تعبیر الروایا (اردو)

یعنی خواب نامہ

مصنفہ ۱۔ امام محمد بن سیرین و علامہ تفسیری ترجمہ عام قسم ۱۔ ہر طرح کے خوابوں کی پسندیدہ تعبیریں۔ صفات ۱۸۵ قیمت جلد دو روپے

وحی الہی

شہید اعظم

از مولانا ابوالکلام آزاد امام حسینؑ کی شہادت کے تاریخی واقعات میں گہرے ردائیں اور طیال آزمائشوں سے پاک۔ قیمت ایک روپیہ

الحزب الاعظم

ایمان و عقل و عقل و دنیا پر چنگ نہ دھیرہ و نماز و عبادت و تراویح اور بیان جملہ شرائط و طہارۃ۔ مترجم محمد کافہ۔ مشکفہ کتابت۔ حدیث جلد دو روپے چار روپے

تہذیب قصہ السبیل

(اردو) تصوف کے موضوع پر سولہ تاثرات کے اقادات۔ پیر کامل کی پہچان طریقت شریعت کی بحث۔ ضروری ہدایات و دستور العمل۔ آداب و حقوق۔ قیمت ۸/-

آداب النبی

از امام غزالی

اعجاز القرآن

از علامہ شبیر احمد عثمانی

حضرت شاد علی اللہ رحمہ اللہ کی معرکہ الارقاء تعینات القوال الجلیل سواد السبیل کا مکمل اردو ترجمہ شہادہ العلیل میں ذکر مہربان کے الفاظ پر مشتمل کلام کہ ہے بلاشبہ بیت ذکر کا موضوع نہایت اہم ہے۔ اور اس کتاب میں نہایت عمدہ اور عمدہ ہے "سواد السبیل" کا مطالعہ بھی بھی بھیجے کے لیے نہایت مفید ہو گا۔ صفحہ ۱۸۵ قیمت ۸/-

کتبہ تحلیلی دیوبند ضلع سہارنپور

رُوحِ اکسیرِ دماغ

یہ تیل ایک ستندھاتی نسخے کے ذریعہ دوا سازی کے ترقی یافتہ اصولوں کے مطابق نہایت مفید
زار سے تیار کیا گیا ہے صحت بخش غذاؤں کے مفقود ہو جانے کی وجہ سے جو دماغی امراض عام
پر پائے جاتے ہیں ان کے لئے یہ بہترین دوا ہے۔ بالوں کو مضبوط کرتا اور سیاہی کو قائم رکھتا ہے
لے اور بے خوابی کا دشمن، میٹھی نیند لاتا ہے۔ بالوں کا بھڑکاروک کر ان کی پیداوار بڑھاتا ہے۔ ہر
سم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ دیر تک لکھنے سے خراب نہیں ہوتا۔ تجربہ کرنے پر انشاء اللہ آپ
ہی صداقت کو تسلیم کریں گے۔ مزید اطمینان کیلئے مندرجہ ذیل تحریریں ملاحظہ فرمائیے۔

جناب محترم مولانا سمیعہ احمد صاحب
اکبر آباد سی ایم۔ ایس۔ پرنسپل مدرسہ عالیہ
کلاکتہ۔

میں نے اس دماغی اکسیر کا استعمال کیا ہے جس کی
قسم کے کام کی کوئی شکایت نہیں ہوئی اور صرف
آسانی نہیں بلکہ میں نے محسوس کیا کہ یہ دماغ میں تروتو
ناری کیلئے طاقتور طاقت بھی پیدا ہو رہی ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب
ارشا وکرامی

میں نے اس دماغی اکسیر کا استعمال کیا ہے جس کی
قسم کے کام کی کوئی شکایت نہیں ہوئی اور صرف
آسانی نہیں بلکہ میں نے محسوس کیا کہ یہ دماغ میں تروتو
ناری کیلئے طاقتور طاقت بھی پیدا ہو رہی ہے۔

ذاتقاری محمد طیب صاحب
مستند دارالعلوم دیوبند

میں نے اس دماغی اکسیر کا استعمال کیا ہے جس کی
قسم کے کام کی کوئی شکایت نہیں ہوئی اور صرف
آسانی نہیں بلکہ میں نے محسوس کیا کہ یہ دماغ میں تروتو
ناری کیلئے طاقتور طاقت بھی پیدا ہو رہی ہے۔

طبیعی ذوق حضرت
مفت مولانا صاحب مدظلہ
روغن اکسیر دماغ استعمال
میں آیا۔ اصول طبی کے پیش
نظر بنایا گیا ہے اور اس کے
اجزاء بہت مفید ہیں۔

اس کے علاوہ بھی اور بہت سی تعریفی تحریریں موجود ہیں۔ بہت سی شہرت یافتہ
شخصیات نے اس دماغی اکسیر کے فوائد کے متعلق مبارکبادیں دی ہیں۔



مفت مولانا صاحب مدظلہ
روغن اکسیر دماغ "بلاشبہ
دماغی قوت و فرحت کے
لئے اکسیر ہے۔"

صرف اس مرض میں
نہیں صحت میں بھی ذرا
استعمال کچھ جو ہر دندان
و انتہائی پاک و نفاذ
عطا کرتا ہے۔

جوہر کابل

اگر دائرہ یادداشت کرتے
ہیں تو سعد و یقیناً
مرضیں ہو جائے گا اور
معدہ مرضیں تو صحت
کی بڑی دشمنی ہے۔

جس طرح دار الفیض و حمانی کے سرمد دس ترن جف نے اپنے نمایاں فائدہوں کے باعث مقبولیت حاصل کی اسی طرح
"جوہر دندان" بھی مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ اس کا استعمال کڑواہوں کی اکثریت کی طرف سے برابر تعریفی خطوط آ رہے
ہیں۔ فوائد حسب ذیل ہیں:-

- پائویر یا کے جراثیم کو مارتا اور مرض کو جڑ سے اکھڑاتا ہے۔
- دائرہ یادداشتوں کے سخت و سخت درد کو فوری تسکین دیکر تزلزل کا پانی نکالتا اور درد سپید اگر نیوے اسٹاکو ختم کرتا ہے۔
- روزانہ اس کا استعمال ان لوگوں کیلئے بھی ضروری ہے جن کے منہ میں کوئی مرض نہیں۔ کیونکہ یہ مرض پیدا کرنے
نے لہذا دیکھتے ہوئے سے روکتا اور مرض کے جراثیم کو ہلاک کرتا ہے۔
- دانتوں میں پاکیزہ پاک اور خوشناتی پیدا کرتا ہے۔ اس کے استعمال کرنیوالے دانتوں میں کچھ کہی نہیں لگتا۔
- منہ کی بدبو اور بیک کو ختم کرتا ہے۔ ● شش پانی یا گرم چیزوں کو دانتوں میں لگے نہیں دیتا۔
- یاد رکھئے۔ ہم نے اسکی دو قسمیں کر دی ہیں۔ نمبر ایک۔ جو کسی مرض کی موجودگی میں استعمال کرنی چاہئے۔
- نمبر دو۔ جو اچھی حالت میں عام استعمال کیلئے ہے۔ چیز دو نوں ایک ہی ہیں۔ صرف ذائقہ کا فرق ہے۔ روزانہ معمول استعمال
کرنیوالوں کیلئے ذائقہ کو کافی گوارا بنادیا گیا ہے۔ طلب کرتے وقت نمبر ایک یا نمبر دو ضرور لکھئے۔ دونوں کی قیمت میں کوئی
فرق نہیں۔ چار تولہ کا پیکیٹ دس آنے ۱۰
- نوٹ:- سبھی پر ذائقہ خیر آتا ہے۔ اگر ہر درجن اور جن ایک تھوڑا سا تب میں ہی ذائقہ خرچ ہوگا۔ ۱۰۰۰ ایک ساتھ کھائیں کھا دیتے۔

DARULFAIZ
RAHMANI, DEOBAND, U.P.

دار الفیض و حمانی۔ دیوبند۔
۱۰۰۰ ایک ساتھ کھائیں کھا دیتے۔
۱۰۰۰ ایک ساتھ کھائیں کھا دیتے۔